اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

قادیان دارالامان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

یوم سہ شنبہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر: غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ عہ
ششماہی ۸
سہ ماہی ۲
بیرون ہند سالانہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۸ | مورخہ ۲۰ ذوالحجہ ۱۳۵۸ھ | ۳۰ ماہ صلح ۱۳۱۹ ہش | ۳۰ جنوری ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ ماہ صلح ۱۳۱۹ ہش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت نے چندروز کی رخصت لی ہے۔ اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب ناظر ضیافت کے سپرد نظارت تعلیم و تربیت کا کام بھی کیا گیا ہے۔

کل بعد نماز عشاء مسجد محلہ دارالرحمت میں مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ ہوا۔ جس میں جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے ذکر حبیب پر تقریر کی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جماعت کے دوستوں کا امتحان لینے کی خواہش

"ایک عرصہ سے میرے دل میں یہ بات ہے۔ اور میں سوچتا رہتا ہوں۔ کہ اپنی جماعت کا امتحان سوالات کے ذریعہ سے لوں۔ چنانچہ میں نے اس تجویز کا کئی بار ذکر بھی کیا ہے اگرچہ ابھی مجھے موقعہ نہیں ملا۔ لیکن یہ بات میرے دل میں ہمیشہ رہتی ہے۔ کہ ایک بار سوالات کے ذریعہ آزما کر دیکھوں۔ کہ جو کچھ ہم پیش کرتے ہیں اس کے متعلق ان کو کہاں تک علم ہے۔ اور انہوں نے ہمارے مقاصد اور اغراض کو کہاں تک سمجھا ہے۔ اور جو اعتراض اندرونی یا بیرونی طور پر کئے جاتے ہیں ان کی مدافعت کہاں تک کر سکتے ہیں۔ اگر چالیس آدمی بھی ایسے نکل آئیں۔ جن کے نفس منوّر ہو جائیں۔ اور پوری بصیرت اور معرفت کی روشنی انہیں مل جائے۔ تو وہ بہت فائدہ پہونچا سکیں گے۔" (الحکم جلد ۵ نمبر ۱۶)

انگریزی نہ جاننے میں حکمت

"ہمیں اتفاق نہیں ہوا۔ کہ انگریزی میں لکھ پڑھ سکتے۔ اگر ایسا ہوتا۔ تو ہم کبھی بھی اپنے دوستوں کو تکلیف نہ دیتے۔ مگر اس میں مصلحت یہ تھی۔ کہ تا دوسروں کو ثواب کے لئے بلائیں۔ ورنہ میری طبیعت تو ایسی واقع ہوئی ہے کہ جو کام میں خود کر سکتا ہوں۔ اس کے لئے دوسروں کو کبھی کہتا ہی نہیں۔" (الحکم جلد ۵ نمبر ۱۴)

کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ

"سنو انسان کامل مومن اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک کفار کی باتوں سے متاثر نہ ہونے والی فطرت حاصل نہ کرے۔ اور یہ فطرت نہیں ملتی۔ جب تک اس شخص کی صحبت میں نہ رہے۔ جو گم شدہ متاع کو واپس دلانے کے واسطے آیا ہے۔ پس جب تک کہ وہ اس متاع کو نہ لے لے۔ اور اس قابل نہ ہو جائے۔ کہ مخالف باتوں کا اس پر کچھ اثر نہ ہو۔ اس وقت تک اس پر حرام ہے کہ اس صحبت سے الگ ہو۔ کیونکہ وہ اس بچہ کی مانند ہے۔ جو ابھی ماں کی گود میں ہے۔ اور صرف دودھ ہی پر اس کی زندگی کا انحصار ہے۔ پس اگر وہ بچہ ماں سے الگ ہو جائے۔ تو نعوذ باللہ اس کی ہلاکت کا اندیشہ ہے۔ اسی طرح اگر وہ صحبت سے علیحدہ ہوتا ہے تو خطرناک حالت میں جا پڑتا ہے۔ اور بجائے اس کے کہ دوسروں کو درست کرنے کے لئے کوشش کر سکتا ہو۔ خود اُلٹا متاثر ہو جاتا ہے۔ اور اوروں کے لئے ٹھوکر کا باعث بنتا ہے۔ اس لئے ہم کو دن رات جلن اور افسوس یہی ہے۔ کہ لوگ بار بار یہاں آئیں۔ اور دیر تک صحبت میں رہیں انسان کامل ہونے کی حالت میں اگر ملاقات کم کرے اور تجربہ سے دیکھ لے کہ قوی ہو گیا ہوں تو اس وقت اسے جائز ہو سکتا ہے۔ کہ ملاقات کم کرے۔ کیونکہ بعید ہو کر بھی قریب ہی ہوتا ہے۔ لیکن جب تک کمزوری ہے وہ خطرناک حالت میں ہے۔"

(و) جو گذشتہ ۱۲ ماہ کسی ایسی جائداد غیر منقولہ پر بحیثیت کرایہ دار قابض رہا ہو جس کا سالانہ کرایہ ۶۰ روپے سے کم نہ ہو۔ اس جائداد میں زرعی اراضی شامل نہیں، مگر اس پر تعمیر شدہ مکان شامل ہے، یا

(ز) جس پر گذشتہ مالی سال کے دوران میں کم از کم ۵۰ روپے براہ راست محصول میونسپل کمیٹی یا محصول چہاؤنی تشخیص ہوا ہو۔یا

(ح) جس پر گذشتہ مالی سال کے دوران میں انکم ٹیکس تشخیص کیا گیا ہو۔یا

(ط) جس پر گذشتہ مالی سال کے دوران میں کم از کم ۲ روپے حیثیت ٹیکس یا ٹیکس پیشہ دوران تشخیص کیا گیا ہو۔ یا جہاں یہ ٹیکس عائد نہ ہو۔کوئی اور براہ راست ٹیکس ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے کم از کم ۲ روپے تشخیص کیا گیا ہو۔یا

(ی) جو ذیلدار۔ انعام دار۔ سفید پوش یا نمبردار ہو (اس میں نائب ذیلدار یا سربراہ شامل نہیں ہے) یا

(ک) جو باقاعدہ افواج کا ریٹائرڈ یا پنشن خوار یا ڈسچارج شدہ افسر۔ نن کمشنڈ افسر یا سپاہی ہو۔ یا

(ل) جو انگزیلیری فورس (ہند) یا انڈین ٹیریٹوریل فورس کا ریٹائرڈ۔ پنشن خوار یا ڈسچارج شدہ افسر یا نن کمشنڈ افسر یا سپاہی ہو بشرطیکہ اس کی مدت ملازمت ۴ سال سے کم نہ ہو یا

(م) جو کسی برٹش انڈین پولیس فورس کا ریٹائرڈ۔ پنشن خوار یا ڈسچارج شدہ افسر یا کنسٹیبل یا ہیڈ کنسٹیبل ہو۔

۵۔ بعض اقوام کے لئے جن کو اس وقت تک اچھوت اقوام کہا جاتا ہے اور جن کو اب "اقوام مندرجہ جدول" (Scheduled castes.) کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ الگ عمل کیا گیا ہے۔ یہ اقوام حسب ذیل ہیں۔

آد دھرمی۔ بادریا۔ چمار۔ چوہڑا۔ داگی دکولی۔ ڈومنا۔ سانسی۔ سریڑا۔ مریجہ (مریچھ) بنگالی۔ برڑ۔ بازیگر۔ بھنجرا۔ چنال۔ دھنک۔ گگرا۔ گنڈھیلا۔ کھٹیک۔ کوری نٹ۔ پاسی۔ پیرنا۔ سپیلہ۔ سرکی بند۔ سیگھ۔ داد اسیہ۔ ان اقوام کا کوئی فرد جو نہ تو مسلمان سکھ نہ عیسائی اور اس کو کوئی اور صفت بھی حاصل نہیں۔ اس کا نام عام رائے دہندگان میں درج کیا جائے گا۔ اگر اس کو مندرجہ ذیل صفات میں سے کوئی صفت حاصل ہے۔

(۱) گذشتہ ۱۲ ماہ ایسی جائداد غیر منقولہ یا مکان کے ملبہ کا مالک چلا آیا ہے جس کی مالیت ۵۰ روپے سے کم نہیں ہے۔ اس جائداد غیر منقولہ میں زرعی اراضی شامل نہیں ہے

(۲) گذشتہ ۱۲ ماہ کسی ایسی جائداد غیر منقولہ پر بحیثیت کرایہ دار قابض رہا ہو۔ جس کا سالانہ کرایہ ۳۶ روپے سے کم نہ ہو۔

۶۔ پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے چار حلقہ ہائے نیابت زمینداران کے لئے فہرست رائے دہندگان کی تیاری بھی متذکرہ بالا عام علاقہ وار حلقہ ہائے نیابت کی فہرست کی تیاری کے ساتھ ہی ہوگی

۷۔ کسی حلقہ نیابت زمینداران کی فہرست رائے دہندگان میں ہر وہ شخص اندراج نام کا حقدار ہوگا۔ جو پنجاب میں رہائش رکھتا ہے اور یا تو

(ا) ایسی زمین کا مالک ہے جس کا تشخیص شدہ سالانہ معاملہ زمین ۵۰۰ روپیہ سے کم نہیں۔یا

(ب) ایسا معافی دار یا جاگیردار ہے جس کی معافی یا جاگیر ۵۰۰ روپیہ سالانہ سے کم نہیں

۸۔ ہر وہ شخص جو حلقہ نیابت زمینداران میں اندراج نام کے لئے صفت رکھتا ہے۔ بذات خود اس امر کی تحریری اطلاع اس ضلع کے ڈپٹی کمشنر کو دے جس میں وہ بالعموم رہائش رکھتا ہے کہ اس کو ایسی صفت حاصل ہے اس تحریری اطلاع میں عمر۔ ولدیت۔ پتہ وغیرہ کی عام تفاصیل کے ساتھ

خریداران الفضل جن کے نام وی پی ہونگے

مندرجہ ذیل اصحاب کا چندہ ۲۰ جنوری ۱۹۴۰ء سے ۲۰ فروری ۱۹۴۰ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ یہ احباب ۱۰ فروری ۱۹۴۰ء تک اپنا اپنا چندہ ارسال فرمادیں یا وی پی روک رکھنے کے متعلق ۱۰ فروری سے قبل اطلاع دیدیں بصورت دیگر ۱۰ فروری ۱۹۴۰ء کو ان کے نام وی پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔ جنہیں وصول کرنے کے لئے احباب کو تیار رہنا چاہیئے۔ (مینیجر)

۱ میاں غلام حسین صاحب
۹۷۔ عبد العظیم "
۱۶۱۔ پیر حاجی احمد "
۲۱۳۔ بابو محمد عثمان "
۲۱۴ محمد احسان الحق "
۲۸۶۔ مولوی غلام علی "
۵۰۹ شیخ محمد حسین "
۷۹۳ مولوی عمر الدین "
۸۰۷ مولوی نیاز محمد خان "
۸۷۳ مستری مہر اللہ "
۹۲۷ بابو عبید اللہ "
۹۷۹ خوشی محمد "
۱۰۵۱ ماسٹر محمد بریلی "
۱۶۷۱ عبد الغفار "
۱۶۹۹ محمد عبد المجید "
۱۷۰۹ ماسٹر بشیر عالم "
۱۸۹۳ محمد حسین "
۲۵۵۶ محمد یوسف "
۲۷۱۸ خانبہادر محمد دلاور خان صاحب
۲۷۴۰ چوہدری عطاء اللہ صاحب
۳۲۲۱ غلام محمد "
۳۵۱۵ محمد شفیع "
۳۶۸۳ چوہدری نعمت خان "
۴۱۰۱ شیخ محمد کرم الٰہی "
۴۱۶۴ محمد حسین "
۴۷۸۲ چوہدری ابو الہاشم "
۴۷۵۹ بابو عبد السلام "
۵۳۳۰ شیرزاد خان "
۵۳۵۳ ڈاکٹر عبد العزیز "
۵۴۱۵ محمد نصیر اللہ خان "
۵۶۱۳ کرم الٰہی "
۵۶۸۲ عبد الشکور "
۵۸۳۴ ڈاکٹر اعظم علی خان "
۵۹۱۲ بابو عبد القدوس "
۶۰۴۱ عبد الغفور خان "
۶۰۸۸ محمد عظیم "

۶۲۵۶ بیگم صاحبہ نواب محمد علی خان صاحب
۶۳۰۱ شیخ حمید احمد صاحب
۶۳۲۱ بابو محمد عالم "
۶۳۲۷ کریم بخش "
۶۵۱۱ ایم غلام مصطفیٰ "
۶۷۲۶ حبیب الرحمٰن "
۶۸۸۱ نتھے خان "
۶۹۴۰ سلطان علی "
۷۱۸۳ کریم بخش "
۷۲۴۰ چوہدری سردار احمد "
۷۳۵۵ ملک شیر بہادر خان "
۷۶۳۹ اسرار محمد ابرار محمد "
۷۸۷۷ میاں عطاء اللہ "
۷۹۱۷ چوہدری غلام حسین "
۷۹۲۰ مخدوم محمد افضل "
۸۰۷۵ رشید احمد "
۸۰۸۶ ڈاکٹر حاجی احمد "
۸۲۴۲ ملک فیروز الدین "
۸۳۱۰ قاضی ظہور الدین "
۸۳۲۷ حکیم میر سعادت علی "
۸۴۷۶ ڈاکٹر فضل کریم "
۸۵۰۹ محمد اکمل "
۸۵۹۷ سید فرزند علی شاہ "
۸۶۴۷ قادر بخش "
۸۸۶۱ ڈاکٹر بشیر احمد "
۸۹۱۶ عین علی شاہ "
۹۰۷۷ سید حسام الدین احمد "
۹۰۹۲ ایم اے اسمٰعیل نیفی
۹۱۷۰ خادم علی صاحب
۹۱۷۱ ای احمد "
۹۲۲۲ غلام رسول "
۹۲۴۷ عطاء اللہ "
۹۲۸۶ سید محمد حسین "
۹۳۱۹ غلام احمد "

۹۳۳۶ چوہدری عبد الحی صاحب
۹۳۵۵ مرزا عبد الحق "
۹۴۶۰ بشیر احمد "
۹۴۸۲ خواجہ محمد شریف "
۹۶۰۹ بابو محمود احمد ناصر "
۹۶۲۱ بشیر محمد "
۹۷۳۵ شیخ فضل حق "
۹۰۳۰ محمد الدین "
۹۸۷۴ عبد اللہ "
۹۹۰۲ شیخ محمد الدین "
۹۹۹۶ چوہدری اعظم علی "
۱۰۰۳۴ حبیب اللہ خان "
۱۰۰۴۲ صدیق احمد "
۱۰۱۰۷ انجانہ ملک محمد شفیع "
۱۰۱۱۴ عبد الحق "
۱۰۱۳۱ محمد رمضان احمد "
۱۰۱۹۳ ڈاکٹر اے اے بشیری
۱۰۲۰۶ چوہدری محمد سعید صاحب
۱۰۲۸۴ سلطان علی "
۱۰۳۰۷ میر غلام محمد "
۱۰۳۷۰ مولوی صالح محمد "
۱۰۳۹۶ ایم اے قدوس "
۱۰۴۶۰ غلام جیلانی خان "
۱۰۵۹۱ ڈاکٹر ایم رفیع اللہ "
۱۰۸۰۳ چوہدری محمد یعقوب "
۱۰۸۰۷ منشی دانشمند "
۱۰۸۱۵ پروفیسر محمد "
۱۰۸۱۸ چوہدری غلام حسین "
۱۰۸۲۳ بشیر احمد "
۱۰۸۷۵ محمد شریف "
۱۰۹۰۲ میر حمید اللہ "
۱۰۹۳۷ سکرٹری انجمن احمدیہ
۱۰۹۴۳ بی اے چغتائی۔
۱۱۲۵۳ چوہدری فضل محمد صاحب

۱۱۳۰۴ محمد حسین صاحب
۱۱۳۰۶ حاجی الیاس۔ نور محمد "
۱۱۳۱۰ منشی محمد بخش "
۱۱۳۳۴ فتح محمد "

۱۱۵۰۷ محمد سرور درانی
۱۱۵۱۲ سیٹھ حاجی علی محمد صاحب
۱۱۵۱۳ محمد ابراہیم "
۱۱۵۶۴ ایم محمد عثمان "

۱۱۷۰۳ ملک احمد خان صاحب
۱۱۷۷۷ مرزا رمضان علی "
۱۱۷۸۰ ابو البشیر رحمت اللہ "
۱۱۷۸۵ احمد علی "

۱۱۸۱۰ محمد جمشید خان صاحب ۱۱۸۵۳ ڈاکٹر محمود صاحب ۱۱۸۵۷ میاں محمد حسین صاحب ۱۱۸۸۳ قاضی عبد الخالق صاحب ۱۱۹۵۷ چوہدری محمد عبد اللہ صاحب ۱۲۰۰۳ میر محمد اسحق صاحب ۱۲۰۰۶ خان صاحب

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کی تازہ تصنیف

سلسلہ احمدیہ

گذشتہ سال مجلس مشاورت میں تجویز ہوئی تھی۔ کہ جلسہ خلافت جوبلی کے موقعہ پر ایک ایسی کتاب لکھ کر شائع کی جائے جس میں سلسلہ احمدیہ کی پچیس سالہ تاریخ اور احمدیت کے مخصوص عقائد وغیرہ درج ہوں۔ تاکہ یہ کتاب غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کو تبلیغی اغراض کے ماتحت پیش کی جا سکے

سو جماعت کی خوش قسمتی ہے۔ کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے اس قسم کی ایک کتاب **سلسلہ احمدیہ** کے نام سے رقم فرمائی ہے۔ جو چھپ چکی ہے اس کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوانحیات۔ سلسلہ احمدیہ کی پچاس سالہ تاریخ سلسلہ کے تبلیغی۔ تنظیمی اور تربیتی کارنامے۔ احمدیت کے مخصوص عقائد۔ نظام خلافت اور اس کی اہمیت۔ خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات۔ سلسلہ کا نظام۔ سلسلہ کی موجودہ وسعت اور احمدیت کے مستقبل کے متعلق خدائی وعدے وغیرہ نہایت ہی خوش اسلوبی سے بیان کئے گئے ہیں۔ جماعت میں اپنی طرز کی یہ پہلی کتاب ہے۔ اس کے انداز بیان اور طرز تحریر میں جو دلکشی اور خوبی ہے۔ اس کے لئے مصنف کا نام نامی ہی کافی ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بہت سے دوستوں نے اسے خریدا ہے اور اب اس کے مطالعہ سے انہیں معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ یہ تصنیف کس بلند پایہ کی ہے۔ نہ صرف یہ کہ ہر احمدی گھر میں اس کا موجود ہونا ضروری ہے۔ بلکہ غیر احمدیوں اور غیر مسلموں میں بھی اس کی اشاعت کثرت سے ہونی چاہیئے۔ تاکہ انہیں جماعت احمدیہ کے متعلق صحیح حالات معلوم ہو سکیں۔

کتاب کا حجم ۴۴۲ صفحات ہے۔ کاغذ اچھی قسم کا لگایا گیا ہے اور کتابت اور طباعت بھی عمدہ رنگ میں کرائی گئی ہے۔ علاوہ ازیں کتاب میں چھ عدد فوٹو بھی لگائے گئے ہیں۔ ان تمام خوبیوں کے باوجود کتاب کی قیمت فی الحال صرف ایک روپیہ مقرر کی گئی ہے تاکہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ ہو سکے۔

113

پس جن احباب نے یہ کتاب ابھی تک نہیں خریدی۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اسے مندرجہ ذیل پتہ پر جلد تر منگوالیں۔ اور جنہوں نے جلسہ کے موقعہ پر اسے خرید لیا ہے وہ اپنے غیر احمدی اور غیر مسلم دوستوں کو دینے کے لئے مزید نسخے منگوالیں۔ کیونکہ بوجہ اس کے کہ موجودہ قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ اس بات کا امکان ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد قیمت زیادہ ہو جائے۔

مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

ضرورت مدرس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو ایک گاؤں میں کام کرنے کے لئے محنتی اور مستعد مدرس کی ضرورت ہے۔ جو تعلیم کے علاوہ جوش اور سرگرمی سے تبلیغ بھی کر سکے۔ عمر پچیس اور چالیس سال کے درمیان ہو۔ دیہاتی زندگی بسر کرنے کے عادی ہوں درخواستیں مقامی امیر کی وساطت سے جلد از جلد آنی چاہئیں۔ تنخواہ دس روپے ماہوار ہوگی۔

جنرل سیکرٹری

ایک غلطی کی تصحیح

ماہ نومبر ۱۹۳۹ء میں اخبار الفضل میں غلطی سے اعلان ہو چکا ہے۔ کہ محمد عالم ولد علم الدین فتح پور گجرات کی وصیت منسوخ ہو چکی ہے۔ حالانکہ میں نے ابھی وصیت نہیں کی۔

ماء اللحم انگوری و طیوری دو آتشہ

ترجمہ رجسٹرڈ حیرت انگیز لاثانی

نہ صرف یہی کہ یہ انگور و طیور کا جوہر ہے۔ بلکہ اس میں عنبر و کستوری وغیرہ کی بیش بہا چیزیں بھی شامل ہیں۔ غرضیکہ پورے اجزاء کا بہترین نچوڑ ہے۔ جو ضعف دل۔ ضعف دماغ۔ ضعف باصرہ۔ کمزوری اعصاب۔ دل کی دھڑکن بے چینی سستی اعضاء رئیسہ و شریفہ کے لئے بیحد مفید مانا گیا ہے۔ دماغی کام کرنے والوں اور بوڑھوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ جس نے ایک دفعہ استعمال کیا۔ وہ ہمیشہ کے لئے گرویدہ بن گیا۔ قیمت بڑی بوتل جو بیس خوراک

پانچ روپیہ

قادیان میں دواخانہ رحمانی احمدیہ بازار سے بھی مل سکتا ہے۔

ملنے کا پتہ **مینیجر رفیق مریضان میڈیکل ہال اندرون موچی گیٹ لاہور**

نوٹ ہر قسم کی انگریزی ادویات بازاری نرخ پر ارسال کی جاتی ہیں۔

ضرورت ناطہ

مرزا محمد شریف بیگ صاحب سب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل گجرات کے باشندے مخلص احمدی ہیں۔ مبلغ ۱۴۰ روپے تنخواہ لے رہے ہیں ۔ ۲۰۰ روپے تک ۱۴/ سالانہ ترقی ہوگی۔ آئندہ نمبر ہونے پر چار سو روپے تک تنخواہ ہوگی۔ ان کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ ان کو تعلیم یافتہ سلیقہ شعار معزز مخلص خاندان کے رشتہ کی ضرورت ہے۔ حاجتمند اصحاب ان کے والد مرزا حاکم بیگ صاحب احمدی موجد تریاق چشم گڑھی شاہدولہ گجرات پنجاب کی معرفت رشتہ کے متعلق خط و کتابت کریں۔ اور لڑکی کے حالات و کوائف معہ جملہ شرائط متعلقہ نکاح درج فرمائیں۔ تاکہ دوبارہ خط و کتابت کی ضرورت نہ رہے۔ مرزا محمد شریف صاحب والدین کے اکلوتے بیٹے ہیں۔ کوئی بھائی بہن اور اولاد نہیں ہے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ٹین سین ۲۷ جنوری۔ جاپانی حکومت کی طرف سے آج برطانوی سفیر کو مطلع کر دیا گیا ہے۔ کہ آج سے برطانوی علاقہ کی ناکہ بندی پھر سخت کی جا رہی ہے۔ کل سے جنگلے کے تاروں میں پھر بجلی کی رَو دوڑا دی جائیگی اب کے فرانسیسی علاقہ کی ناکہ بندی بھی کی گئی ہے۔ یہ ناکہ بندی آج سے ۷ ماہ قبل شروع کی گئی تھی۔

گوین ہیگن ۲۷ جنوری۔ جھیل لڈوگا کے محاذ پر زبردست لڑائی ہوئی۔ جس میں روسی افواج کو پسپا ہونا پڑا۔ فنوں نے ان کے ایک سو ٹینکوں اور بہت سی مشین گنوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ روسی گذشتہ پانچ روز سے مینر ہم لائن کو توڑنے کی کوشش کر رہے ہیں مگر کامیاب نہیں ہو سکے

رنگون ۲۷ جنوری۔ کل شہر کے ایک حصہ میں جہاں زیادہ تر ہندوستانی آباد ہیں۔ ہندوؤں کا ایک جلوس نکل رہا تھا کہ مسلمانوں نے اس پر اعتراض کیا۔ اس وجہ سے ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ فوراً ملٹری پولیس بلائی گئی۔

بمبئی ۲۷ جنوری۔ گاندھی جی نے لکھا ہے کہ مسٹر جناح نے اتحاد کی تمام امیدوں کو پاش پاش کر دیا ہے۔ مگر مجھے یقین ہے۔ کہ یہ کیفیت ایک عارضی چیز ہے۔ اور مسلمان اپنے ہندو اور عیسائی بھائیوں سے علیحدہ نہیں رہ سکتے۔

لنڈن ۲۷ جنوری۔ حکومت برطانیہ نے فن لینڈ کی امداد کے لئے اسی طیارے بھیجے ہیں۔ اور مزید بھیجنے کا وعدہ کیا ہے ہندوستانی حکومت نے بھی ہر ممکن طریق سے اس کی امداد کا وعدہ کیا ہے۔

آج کینیڈا کی پارلیمنٹ توڑ دی گئی۔ جدید انتخابات کی تاریخ کا فیصلہ عنقریب کر دیا جائے گا۔ آج کے اجلاس میں حزب مخالف نے حکومت کے خلاف سخت تقریریں کیں۔ اور کہا کہ وہ اپنی پالیسی کو چلانے میں بالکل ناکام رہی ہے۔ غالباً پارلیمنٹ توڑی بھی اسی وجہ سے گئی ہے

جاپان نے ایک جاپانی جہاز سے جرمنوں کی گرفتاری پر حکومت برطانیہ کو جو یادداشت ارسال کی تھی۔ آج برطانیہ کی طرف سے اس کا جواب دیدیا گیا ہے۔ یہ یادداشت اور جواب اس وقت تک شائع نہیں کئے جائیں گے۔ جب تک کہ جاپانی حکومت سے برطانوی سفیر استصواب نہ کر لے

آج بحر شمالی میں ایک اور جرمن آبدوز غرق کر دی گئی۔ عین اس وقت ناروے کا ایک ۴۳۴۲ ٹن وزن کا جہاز بھی غرق ہو گیا۔

واشنگٹن ۲۷ جنوری۔ کینیڈا میں ایک نیا بحری اڈہ تعمیر کیا جا رہا ہے۔ تاکہ سکنڈے نیویا کی طرف جانے والے برطانوی جہازوں کو کوئی مشکل پیش نہ آئے

کراچی ۲۷ جنوری۔ فسادات سکھر میں ہندوؤں کے جان و مال کی حفاظت میں ناکامی کی بنا پر ہندو انڈی پنڈنٹ پارٹی نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ ہندو وزراء اور پارلیمنٹری سکرٹری مستعفی ہو جائیں چنانچہ دو وزراء اور ایک سکرٹری نے استعفیٰ داخل کر دیا۔ وزیر اعظم نے ایک پریس رپورٹر سے کہا۔ کہ سردست میں ان استعفوں سے خالی شدہ نشستوں کو پر کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ میں اپنے مسلم رفقاء کی امداد سے ہی کام چلاؤں گا۔ اور آئندہ حالات کا انتظار کروں گا۔

لنڈن ۲۷ جنوری۔ رومانیہ ہنگری اور بلغاریہ کے جرمن سفراء کو بعض امور میں مشورہ کے لئے ہٹلر نے برلن طلب کیا ہے

روم کے ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ یوکرین میں ایک گہری سازش کا انکشاف ہوا ہے۔ جس میں کئی روسی افسر گرفتار کئے گئے ہیں۔ اس کا مقصد سٹالن۔ مولوٹوف اور دیگر سرکردہ بالشویک لیڈروں کو قتل کرنا تھا۔

دہلی ۲۷ جنوری۔ نیپال سے ۸ ہزار فوج فروری کے دوسرے ہفتہ میں ہندوستان پہنچ جائے گی۔ یہ یہاں قیام امن کے لئے طلب کی گئی ہے۔ والئی نیپال نے اس کی خدمات پیش کی تھیں۔

کیپ ٹاؤن ۲۷ جنوری۔ جنرل ہرٹزوگ نے یونین اسمبلی میں ایک ریزولیوشن پیش کیا تھا۔ کہ وقت آ گیا ہے کہ جرمنی کے خلاف جنگ بند کر دی جائے۔ یہ الزام غلط ہے کہ جرمنی جنگ کا خواہشمند تھا۔ یہ ریزولیوشن پاس نہیں ہو سکا۔

دہلی ۲۷ جنوری۔ سنٹرل اسمبلی میں ایک ریزولیوشن پیش کیا جا رہا ہے کہ دونو ہاؤسوں کے ممبروں کی ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو فرقہ وارانہ سوال کے حل کے لئے تجاویز پیش کرے۔ درجہ نو آبادیات کی بنیاد پر ہندوستان کے لئے نیا آئین تیار کرے اور نمائندہ اسمبلی کے لئے رستہ صاف کر

کراچی ۲۷ جنوری۔ آج وزیر اعظم نے سندھ اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ حکومت اشیاء کے نرخوں پر کنٹرول کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

پشاور ۲۷ جنوری۔ افغان گورنمنٹ ملک میں ابتدائی تعلیم نیز دیوبند کی طرز پر ایک مذہبی درسگاہ کھولنے کا فیصلہ کر چکی ہے۔

لنڈن ۲۷ جنوری۔ روسی افواج کا کمانڈر انچیف مارشل وراشلاف اپنے چیف آف سٹاف سمیت فن محاذ پر روانہ ہو گیا ہے۔

لاہور ۲۷ جنوری۔ پنجاب پرائمری ایجوکیشن بل کی مسلمان ممبروں نے چونکہ اس وجہ سے مخالفت کی تھی۔ کہ اس میں مخلوط تعلیم تجویز کی گئی ہے۔ اس لئے حکومت نے اسے فی الحال ملتوی کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

پنجاب کے ایڈووکیٹ جنرل نے ہائیکورٹ میں درخواست دی ہے کہ احراری لیڈر عطاء اللہ بخاری کے کیس میں پولیس کے رپورٹر لدھا رام نے اپنے بیان میں وزیر اعظم پنجاب اور ان کے سکرٹری کے خلاف سنگین الزام لگائے ہیں۔ اور چونکہ وزیر اعظم خود ہی پنجاب میں لاء اینڈ آرڈر کے انچارج ہیں۔ اس لئے کوئی ماتحت عدالت مقدمہ نہیں سن سکتی۔ اور اس وجہ سے اس کی سماعت براہ راست ہائیکورٹ میں ہو۔

پیرس ۲۷ جنوری۔ چونکہ جرمنی میں اب خام پیداوار بالکل میسر نہیں آتی۔ اس لئے دس لاکھ مزدور بے کار ہو چکے ہیں۔

برلن ۲۷ جنوری۔ جرمنی میں موٹروں کے استعمال کی ممانعت کر دی گئی ہے اور پیٹرول کے استعمال پر پابندیاں لگا دی گئی ہیں۔

راجکوٹ ۲۷ جنوری۔ مسٹر جناح آج کل مسلم لیگ پریس فنڈ جمع کر رہے ہیں۔ یہاں سے احمد آباد روانہ ہونے سے قبل آپ نے کہا کہ اس فنڈ میں ڈیڑھ لاکھ روپیہ جمع ہو چکا ہے۔

ہاپوڑ ۲۷ جنوری۔ گندم حاضر ۱/۱۵/- ۲ فی من نخود حاضر ۵/۲/۳ لائل پور بنولہ وڑہ ۶/۳/۲ گھی خالص ۳۴/-/- گندم ۹۱ ۵/-/۳ وڑہ ۶/-/۳ نخود ۳/۲/- بنولہ وڑہ ۶/۳/۲ گوجرہ میں گندم وڑہ ۶/۲/۳ ۹۱ ۵/۶/۴/۳ گھی ۳۴/۸/- گڑ ۴/۴/- سے ۴/۱۰/- شکر ۵/۶/- سے ۵/۱۰/- توریہ ۴/۱۳/- تیل توریہ ۱۱/۴/-

دہلی ۲۷ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ جولائی ۱۹۴۰ء کے آخر تک پیٹرول اور اعلیٰ درجہ کے مٹی کے تیل کے نرخوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہو گی۔ کیونکہ حکومت اور پیٹرول کمپنیوں میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ جولائی کے بعد نئی پیدا شدہ صورت حالات پر غور کیا جائیگا

دہلی ۲۷ جنوری۔ مرکزی اسمبلی میں حکومت کی طرف سے ایک بل پیش کیا جا رہا ہے۔ کہ یکم اپریل ۱۹۳۹ء سے بیوپاریوں نے جو زائد نفع کمایا ہے۔ اس پر پچاس فی صدی ٹیکس لگایا جائے۔ مقصد یہ ہے کہ جنگ کی وجہ سے دوکانداروں نے جو زائد روپیہ کمایا ہے۔ اس سے حکومت کو بھی حصہ ملے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے چندہ تحریک جدید سال ششم کے وعدوں کے متعلق مزید مہلت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی سے ثابت ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ایک جماعت خدمت کرنے والوں کی طیار کرنا چاہتا ہے۔ اور کئی لوگوں کے خوابوں سے اس کی تائید ہو چکی ہے۔ سینکڑوں لوگوں کو اس کے متعلق مختلف الہامات ہو چکے ہیں۔ تو جو لوگ باوجود طاقت کے پیچھے رہیں۔ یہ ان کی بدنصیبی ہوگی۔ پس ہر شخص جو تھوڑا بہت حصہ لے سکتا ہے۔ مگر نہیں لیتا اس کی بدقسمتی میں کوئی شبہ نہیں۔ کئی لوگ اس لئے ہچکچاتے ہیں۔ وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ پہلے ہم نے زیادہ حصہ لیا تھا۔ اب کم کس طرح لیں۔ حالانکہ شرائط کے ماتحت ایسا کرنا جائز ہے۔ اس سے زیادہ حماقت اور کیا ہو سکتی ہے کہ جو شخص سابقون میں نہ ہو سکے۔ وہ دوسرے درجہ میں بھی نہ ہو۔ ایسا خیال کرنا۔ نادانی اور ثواب کی ہتک ہے۔ ثواب خواہ کتنا ہی تھوڑا کیوں نہ ہو۔ ضرور حاصل کرنا چاہیئے۔ اگر کسی نے پچھلے سال سو روپیہ دیا۔ مگر اس سال وہ سمجھتا ہے۔ کہ میں پانچ روپیہ ہی دے سکتا ہوں۔ اور اس لئے رکتا ہے کہ اس سے میری ہتک ہوگی۔ تو وہ عزت کو ثواب پر مقدم کرتا ہے۔ حالانکہ ثواب کو عزت پر مقدم کرنا چاہیئے۔ اگر تو وہ واقعی معذور ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کے نزدیک اس کے پانچ بھی پانچ سو کے برابر ہیں۔ اور اگر وہ معذور نہیں تو جو درجہ وہ اپنے لئے ایمان کا تجویز کرتا ہے۔ اس کے مطابق اللہ تعالےٰ سے اجر پائے گا۔"

غرض حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ ہر ایک احمدی جو کم از کم پانچ روپیہ تک کی قربانی کرنے کی توفیق رکھتا ہے۔ وہ ضرور تحریک جدید میں شامل ہو کر رضاء الٰہی حاصل کرے۔ اور اب حضور نے بجائے ۳۱ جنوری ۱۹۴۰ء کے آخری تاریخ ۱۵ فروری ۱۹۴۰ء مقرر فرمائی ہے۔ تاکہ وہ دوست جنہوں نے ابھی تک حصہ نہیں لیا۔ وہ بھی اس قربانی میں شریک ہو سکیں۔ پس تحریک جدید کے سال ششم کی مالی قربانی کی طرف فوری توجہ کر کے وعدہ لکھا دینا چاہیئے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید۔

اخبار احمدیہ

دار الشکر کمیٹی کے متعلق ایک ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجھے دار الشکر کمیٹی کے کام کی نگرانی کا حکم دیا ہے۔ تا اطلاع ثانی جو اخبار "الفضل" کے ذریعہ انشاء اللہ دی جائے گی۔ تمام خط و کتابت مجھ سے کی جائے۔ اور اقساط کا روپیہ دفتر محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ میں بھیجا جائے۔ کسی اور شخص سے خط و کتابت کی ضرورت نہیں۔ سید محمد اسحاق ناظر ضیافت قادیان۔

درخواست ہائے دعا

(۱) ابوالحسین صاحب سب رجسٹرار مین سنگھ (بنگال) کا بچہ بیمار ہے (۲) صدرالدین صاحب شورکوٹ کی لڑکی بیمار ہے۔ (۳) شیخ فضل حق صاحب قادیان بیمار ہیں۔ (۴) مولوی عبدالعزیز صاحب انسپکٹر بیت المال کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۵) سید مقبول حسین صاحب مغلپورہ بیمار ہیں۔ سب کے لئے دعا کی جائے۔

وظیف اللہ صاحب افغان کا پتہ درکار ہے

جماعت احمدیہ میرٹھ یا کسی اور دوست کو وظیف اللہ صاحب افغان کا پتہ معلوم ہو تو خاکسار کو اطلاع دیں۔ کیونکہ ان کا بہنوئی شیر محمد خان نواب شاہ سندھ میں وفات پا گیا ہے۔ انہیں اپنی ہمشیرہ کے پاس جلد پہنچنا چاہیئے۔ خاکسار عباس علی شاہ احمدی نواب شاہ سندھ۔

شکریہ احباب

ہمارا سامان جسکی قیمت اندازاً تین صد روپیہ تھی ایک قلی لے کر بھاگ گیا تھا۔ جس کی تلاش میں پولیس کے علاوہ خدام الاحمدیہ لاہور نے بھی بہت مدد کی چنانچہ چوہدری عبدالباری صاحب قائد خدام الاحمد اور مسٹر رحمت اللہ صاحب مرزا بی۔ اے پریذیڈنٹ حلقہ سول لائن کا خاص شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی کوشش سے مجرم پکڑا گیا اور ہمارا سامان بھی مل گیا۔ خاکسار صالح احمد خان لاہور۔

بستر تبدیل کرالیں

دارالعلوم کے انکوائری آفس سے کوئی دوست غلطی سے بستر تبدیل کر کے لے گئے ہیں۔ ان کا بستر یہاں امانت میں ہے۔ جو بستر وہ لے گئے ہیں اس میں ایک رضائی جس پر سرخ پھول ہیں۔ سفید کھیس میں لپٹی ہوئی ہے۔ وہ دوست اپنے پتہ سے مطلع فرمائیں۔ تاکہ بستروں کے بدلنے کا مناسب انتظام کیا جا سکے۔ خاکسار بشیر احمد ونیس انچارج انکوائری آفس دارالعلوم قادیان

بقیہ صفحہ ۳

(۴) پھر الشیخ عبدالعزیز بن عبدالرحمان آل بشر نے لکھا۔

"اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ تفسیر کلام الٰہی۔ صحیح احادیث نبویہ اہل حدیث اور مسلمانوں کی بہت بڑی جماعت کی تفسیر کے خلاف ہے۔ اور اس قابل ہے۔ کہ اس کا مقاطعہ کیا جائے بلکہ تردید کی غرض سے دیکھنے کے سوا اس کا دیکھنا بھی حرام ہے اور اسی طرح یہ مفسر اس قابل ہے۔ کہ اس کا مقاطعہ کیا جائے۔" (فیصلہ مکہ صہ ۲۱)

(۵) پھر غزنوی علماء ایک فتویٰ کفر "اربعین" کے نام سے شائع کر چکے ہیں جس میں شیخ حسین عرب محدث بھوپال کا یہ ارشاد موجود ہے۔ کہ قد سلک ثناء اللّٰہ فی تفسیرہ غیر ما سلکہ المحققون من المفسرین وحذی حذو المحرفین و المنتحلین فالواجب علی کل من لہ قدرۃ احراق مثل ھذہ الزخرفات۔ (اربعین صہ ۲۴)

یعنی ثناء اللہ نے اپنی تفسیر میں سوائے طریقہ محققین مفسرین کے اور راہ اختیار کی اور محرفین کی چال چلا ہے۔ پس اصحاب مقدرت پر ان خرافات کا جلا دینا واجب ہے۔"

یہ ان چند منتخب حضرات کی آراء ہیں۔ جنہیں اہلحدیث فرقہ نے چنا۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب کی تفسیر کے متعلق اظہار رائے کی درخواست کی۔ کیا مولوی صاحب نے ان کی آراء کو تسلیم کر لیا ہے۔ اگر نہیں۔ تو کیوں۔ اور پھر وہ کس منہ اس قسم کی تجویز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف کے متعلق پیش کر رہے ہیں۔

مولوی صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ تصانیف کے متعلق دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ انہوں نے دنیا میں کیا اثرات پیدا کئے اور کیا نتائج رونما ہوئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف تو وہ ہیں۔ جنہوں نے لاکھوں انسانوں کو آپ کا غلام بنا دیا۔ مگر مولوی صاحب کی تصانیف نہ صرف آپ کے مقاصد میں حائل ہو سکیں۔ بلکہ کئی ایک کے لئے احمدیت میں داخل ہونے کا موجب بنیں۔ اور اہلحدیث انہیں جس نظر سے دیکھتے ہیں۔ اس کا کسی قدر ذکر اوپر آ چکا ہے۔ یہ حق پسند اصحاب کے لئے نہایت واضح اور کھلا فیصلہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۳۰ ماہ صلح ۱۳۱۹ ہش

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف اور مولوی ثناء اللہ صاحب

اخبار "اہلِ حدیث" ۵ جنوری ۱۹۴۰ء میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے "مرزا صاحب کی خدماتِ اسلامیہ" کے زیرِ عنوان ایک مضمون لکھا ہے جس میں اول تو یہ بیان کیا ہے۔ کہ:۔

"مرزائی اخبارات و رسائل مرزا صاحب کے مذہبی کارناموں میں عموماً یہ ذکر کیا کرتے ہیں۔ کہ آپ نے بذریعہ تالیف و تصنیف اور بذریعہ مباحثات و مناظرات فلاں فلاں دینی خدمات کی ہیں۔ اور ان خدمات کو یہ لوگ حسب ارشاد مرزا صاحب پانچ قسموں میں تقسیم کرتے ہیں۔ پھر مرزا صاحب کی خدمات کو ان پانچ شاخوں میں نمایاں دکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم حیران ہیں۔ کہ یہ لوگ اپنے ناظرین کو ایسا بے خبر کیوں سمجھتے ہیں۔ گویا وہ دنیا کے حالات سے واقف ہی نہیں ہیں۔"

اور پھر یہ سمجھ کر کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف بڑے بڑے معاندین سے بھی خراجِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ مثلاً "براہینِ احمدیہ" ایسی کتاب ہے جسے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جیسا انسان تیرہ سو سال میں بے مثال تصنیف قرار دے چکا ہے۔ لکھا ہے:۔

"اگر کوئی یوں کہے۔ کہ فلاں صاحب نے اس کتاب کی بڑی تعریف کی ہے۔ اور فلاں نے اس کو لاثانی کتاب قرار دیا ہے۔ تو اس کے جواب میں ہم عرض کریں گے کہ .... ہم تو مرزا صاحب کی کتابوں سے ثبوت دیتے ہیں۔ کہ تصدیقِ اسلام کے متعلق موعودہ دلائل نہیں ہیں۔ ہمیں کسی بیرونی شخص کی تعریف سے کیا مطلب؟"

مطلب یہ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نہ تو اس عظیم الشان انقلاب کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف نے مذہبی دنیا میں برپا کر دیا ہے۔ اور لاکھوں انسان ان سے فیض حاصل کر کے آپ کے جھنڈے تلے جمع ہو چکے ہیں۔ اور نہ ہی "کسی بیرونی شخص کی تعریف و توصیف" سننے کے لئے تیار ہیں۔ پھر وہ چاہتے کیا ہیں اور وہ کونسی صورت ہے۔ جو کسی چیز کی خوبی ظاہر کرنے کے لئے اختیار کی جا سکتی ہے؟

لیکن کس قدر تعجب کی بات ہے کہ یہی مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف کے متعلق نہ تو اندرونی شہادت کو کوئی وقعت دیتے ہیں۔ اور نہ بیرونی کو۔ وہ "مقابلہ" کی یہ صورت پیش کر رہے ہیں۔ کہ:۔

"خاص اہلِ علم علمائے عربی و انگریزی کی ایک مجلس منعقد کی جائے اس مجلس میں ہم مرزا صاحب کی تصنیفات پر تنقید (ریویو) کریں۔ اور فریقِ ثانی ہماری تنقید کا جواب دے۔ لیکن دونوں فریق اپنے اپنے دلائل کو تصانیفِ مرزا تک محدود رکھیں۔ اس گفتگو کا فیصلہ مجلس کی اکثریت کرے۔ یا چند منتخب حضرات کی رائے سے ہو۔ فیصلہ کی دونوں صورتیں ہمیں منظور ہیں۔"

اب سوال یہ ہے۔ کہ جب مولوی ثناء اللہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تصنیف کے متعلق یہ لکھ چکے ہیں۔ کہ اس کے متعلق کسی بیرونی شخص کی تعریف و توصیف ان کے نزدیک کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ تو پھر ان کی تجویز کردہ مجلس کی اکثریت یا چند منتخب شدہ حضرات کی رائے کیونکر قابلِ قبول ہو سکتی ہے۔ کیا وہ بیرونی نہ ہونگے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف پر تنقید کرنے کا دعویٰ کرنے والے کو کبھی یہ بھی خیال آیا ہے کہ وہ خود کتنے پانی میں ہے۔ یوں تو وہ اپنے آپ کو بہت بڑا مصنف اور مفسر قرار دیتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اُسے "کسی بیرونی شخص کی تعریف و توصیف" حاصل ہونا تو الگ رہا۔ اندرونی اصحاب سے ہی وہ وہ باتیں سننی پڑی ہیں۔ جن سے اصل حقیقت خوب واضح ہو چکی ہے مثلاً مولوی ثناء اللہ صاحب کو اپنی تفسیر "تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن" پر بڑا ناز ہے۔ اور آئے دن اس کے متعلق یہ ڈھنڈورہ پیٹتے رہتے ہیں۔ کہ "یہ تفسیر بڑی شان و شوکت اور حسن منظر سے مقبولِ خاص و عام ہو چکی ہے تفسیر مذکور جن اہلِ علم حضرات نے دیکھی ہے بہت ہی پسند فرمائی ہے۔"

مگر اسی تفسیر کے متعلق اہلِ حدیث کہلانے والے "اہلِ علم حضرات" نے جو تنقید اور ریویو کیا ہے اس کا تھوڑا سا نمونہ اس وقت پیش کیا جاتا ہے

۱۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق "فیصلہ مکہ" کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا گیا تھا جس میں لکھا ہے۔ کہ:۔

"صوفی عبد الحق صاحب غزنوی مرحوم نے اربعین لکھی۔ جس میں مولوی ثناء اللہ صاحب کی تفسیر عربی کی چالیس ایسی غلطیاں لکھیں جن کے متعلق مصنف رسالہ اربعین نے یہ ثابت کیا۔ کہ ان مقامات میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے بعض جگہ احادیث اور بعض جگہ صحابہ کرام اور تمام محدثین کے خلاف تفسیر کی ہے۔ اور متکلمین۔ معتزلہ جہمیہ وغیرہ فرق ضالہ کا اتباع کیا ہے۔ اس پر پنجاب۔ دہلی۔ بنگال۔ مدراس اور تمام ہندوستان کے سر برآوردہ ستر۔ اسّی کے قریب علماء نے یہ فتوےٰ دیا۔ کہ ان مقامات میں بے شک سلف صالحین محدثین کرام کے مسلک کے خلاف تفسیر کی گئی ہے۔ اور معتزلہ جہمیہ وغیرہ فرق ضالہ کا اتباع کیا گیا ہے۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب اہلِ حدیث سے خارج ہیں۔ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے بھی اربعین پر دستخط کئے ہیں"

یہ ہے ہندوستان کے چوٹی کے اہلِ حدیث علماء کی طرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب کی مایہ ناز تفسیر کے متعلق رائے۔ اور یہ ہے وہ نتیجہ جو اس تفسیر نے پیدا کیا۔ اس کے ذریعہ کسی اور کو تو کیا فائدہ پہونچنا تھا۔ خود مولوی صاحب کو بھی لے ڈوبی۔

پھر ہندوستان ہی نہیں۔ بلکہ مکہ معظمہ کے "علماء" نے بھی مولوی صاحب کی تفسیر کے متعلق اپنی آراء کا اظہار کیا۔ چنانچہ:۔

۲۔ "الشیخ حسن بن یوسف الدمشقی" مدرس حرم مکہ نے لکھا:۔

"مولوی ثناء اللہ نے جو کچھ لکھا ہے وہ صحیح احادیث اور تفاسیر صحابہ کے مخالف ہے۔ اور سلفِ صالحین اور قرون ثلاثہ کے اجماع کے خلاف ہے۔"

(فیصلہ مکہ صفحہ ۱۹)

۳۔ "سلیمان بن محمد بن جمہور النجدی" نے لکھا۔ کہ

"میں نے مولوی ثناء اللہ کی تفسیر "تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن" دیکھی۔ میں نے اس کو سلفِ صالحین اور ائمہ خلف کے مسلک کے خلاف پایا ...... اس کا مفسر خود بھی گمراہ ہے۔ اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والا ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ وہ جہنمی ہے۔ اس کی تمام کوششیں اس تصنیف میں ضائع ہو گئیں۔ اور اُن سب لوگوں کا گناہ سمیٹ لیا۔ جنہوں نے اس کی مبتدعات کی اتباع کی۔ پس مولوی ثناء اللہ شرعاً ہر طرح پایہ عدالت سے ساقط (یعنی ان کی شہادت نامقبول) ہے۔" (فیصلہ مکہ صفحہ ۲۰)

سوالات کے جوابات

فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ کی تشریح

پچاس ہزار سال کے دن سے کیا مراد ہے؟

از ابوالبرکات جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

(۲)

جنت کی دائمی اقامت

اہل جنت کی نسبت سورۂ ھود کی اسی آیت کے ساتھ جو جہنمیوں کے متعلق ذکر کی گئی ہے۔ یعنی واما الذین سعدوا ففی الجنۃ خالدین فیھا مادامت السموات والارض الا ماشاء ربک عطاء غیر مجذوذ اس آیت میں اہل جنت کے لئے بھی الا ماشاء ربک کا استثناء اہل جنت کی محدود زندگی کے محدود اعمال صالحہ کے لحاظ سے پیش کیا گیا ہے۔ اور پھر عطاء غیر مجذوذ سے جنت کے ابدی قیام اور دائمی سکونت کو ابدی عطاء کے نتیجہ میں پیش کیا ہے۔ نہ کہ کسی جزاء کے نتیجہ میں انہی معنوں میں سورۂ عم یتساءلون میں جنت کو جزا اور جنت کی دائمی اقامت اور خلود کو عطاء کے طور پر ذکر کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا جزاء من ربک عطاء حسابا رب السموات والارض وما بینھما الرحمٰن ط یعنی تیرے رب کا اہل جنت کو جنت دینا بلحاظ جزا اور عطاء ہوگا۔ جزاء بلحاظ رب السموات والارض کے اور عطا بلحاظ رحمانیت کے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب ایام صلح میں سورۃ فاتحہ کی تفسیر میں فرمایا۔ کہ سورۃ فاتحہ کی چاروں صفات یعنی رب۔ رحمٰن۔ رحیم۔ مالک یوم الدین کی عالم آخرت میں دوہری تجلی ہوگی۔ اور اسی دوہری تجلی کے لحاظ سے آئت یحمل عرش ربک یومئذ ثمانیۃ میں حاملان عرش جو دنیا میں چار ہیں آخرت میں آٹھ ہوں گے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جہاں اہل جنت کو جنت جزا میں اور جنت کا ابدی خلود عطاء میں صفت رحمانیت کے فیضان سے نصیب ہوگا۔ اسی فیضان رحمانیت سے جو نیک وبد کے لئے کھلا ہے جہاں اہل جنت کو جنت اور اس کا ابدی خلود عطا کرے دوزخیوں کو سزائے معین کے بھگتنے کے بعد بھی کچھ نصیب ہونا چاہئے۔ چنانچہ سورۂ مدثر میں اہل جنت اور اہل نار کے مکالمہ مخاطبہ کا ذکر بھی کیا ہے۔ کہ دوخی دوزخ کی سزا بھگتنے کے بعد اپنے بعض نیک اعمال کی جزا کے لئے جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ کیونکہ نیک اعمال کی جزا تو جنت ہی ہوسکتی ہے یا پورے کافر اپنے کفر کی سزا بھگتنے کے بعد جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ تو اہل جنت اہل نار سے کہیں گے ماسلککم فی سقر قالوا لم نک من المصلین ولم نک نطعم المسکین وکنا نخوض مع الخائضین وکنا نکذب بیوم الدین حتے اتانا الیقین یعنی تمہیں کونسی چیز دوزخ میں لے گئی تو دوزخی جواب میں کہیں گے کہ ہم نہ تو نماز پڑھا کرتے تھے نہ ہی مسکینوں کو کھانا کھلاتے اور دین کے منکروں کے ساتھ مل کر دین کے بارے میں فضول اعتراضات اور بحثیں کیا کرتے تھے اور جزا سزا کے دن کی تصدیق کی جگہ ہم تکذیب کیا کرتے تھے۔ اور اسی حالت میں زندگی گذار رہے تھے۔ کہ ہمیں موت آگئی یعنی موت تک ساری زندگی بداعتقادی اور بداعمالی میں ہی گذری۔ یعنی نہ خدا کا حق ادا کرنے والے تھے نہ ہی مخلوق کا اور نہ ہی کسی جزا سزا کے قائل تھے یعنی پکے بے ایمان اور کافر تھے۔ اب ان لوگوں کا اہل جنت کے ساتھ جنت میں ملنا صاف اس بات کو ظاہر کر رہا ہے۔ کہ اس قسم کے دوزخی بھی آخر اپنے کفر اور شرک کی سزا بھگتنے کے بعد جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ ہاں ان کی پیشانی پر طلقاء الجبار کا نشان ضرور ہوگا۔ جو اس بات کی علامت ہوگی۔ کہ یہ لوگ اعمال کی وجہ سے تو جنت میں نہیں پہنچے بلکہ خدائے جبار نے محض اپنے فیضان رحمانیت کے جوش سے ان کے لئے اپنی جناب سے جبر مافات کی صورت پیدا کر کے انہیں جنت میں داخل فرمایا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی کتاب انجام آتھم کے حاشیہ میں عربی عبارت میں ایسا ہی بعض دیگر کتب میں جہاں قوم ہنود وغیرہ کے اس عقیدہ کا ابطال کیا ہے۔ کہ دوزخی ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ وہاں اس کی زبردست تردید فرمائی ہے۔ کہ انسان جیسے کہ خدا تعالےٰ نے اس کی نسبت خلق الانسان ضعیفا فرمایا ضعیف اور کمزور پیدا کیا گیا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اس کا یہ ضعف اور کمزوری انسان کی اپنی طرف سے نہیں بلکہ اس خدا کی طرف سے ہے جس نے اسے ضعیف اور کمزور پیدا کیا ہے۔

پس انسان کی یہ حالت ضعف اور کمزوری اس بات کی مقتضی اور مستحق ہے۔ کہ اس کا خالق اس کے ان نقائص کے لئے کوئی تلافی مافات کی تدبیر اپنی رحمت واسعہ کے اقتضاء سے ظاہر فرمائے۔ پھر اسی سلسلہ میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ کی رحمت جو انسان کے لئے آخر دستگیری فرمائے گی۔ حدیث یاتی زمان علی جھنم الخ سے جو اوپر ذکر ہوئی ہے۔ اس کے متعلق استنشاء فرمایا ہے۔ اور فلسفۂ عذاب اور حکمت حدود شرعیہ و تعزیرات سیاسیہ جو دنیوی حالات سے تعلق رکھتی ہے اس سے بھی عذاب اخروی کے مصالح حکمیہ پر روشنی پڑتی ہے۔ مثلاً قانون شریعت اور قانون حکومت کا اظہار بغرض ضرورت اصلاح و قیام امن اگر جمالی طریق ہے۔ تو حدود شرعیہ اور تعزیرات سیاسیہ کا نفوذ اور جاری کرنا جلالی طریق ہے۔ لیکن مقصد دونوں کا ایک ہی ہے۔ ہاں جمالی طریق طوعی ہے۔ اور جلالی طریق اکراہی ہے۔ خدا کے رسولوں کے ذریعے بھی اتمام حجت اور پھر بعد اتمام حجت عذاب اور مواخذہ کی صورت اسی جمالی اور جلالی طریق اصلاح پر اشتمال رکھتی ہے۔

مکہ میں جمالی اور مدینہ میں جلالی نشان

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیرہ سال تک مکہ میں جمالی طریق پر ہی تبلیغ رسالت کا کام کیا۔ اور پھر مدینہ میں بعد ہجرت بھی جب کفار اور مشرکین اسلام اور بانئ اسلام اور جماعت اسلام کے مٹانے کے لئے اپنے حملوں سے باز نہ آئے۔ تو خدا نے اپنے جمال کو جلال سے بدلا اور جنگوں کے ذریعہ اپنی قہری تجلی کو کفار کے حملوں کو روکنے اور ان کے فتنوں کو مٹانے کے لئے پرحکمت پیرایہ میں بغرض اصلاح رونما فرمایا۔ اور ہر جنگ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے وقوع میں آئی۔ بحکم قاتلوھم یعذبھم اللہ بایدیکم ویخزھم وینصرکم علیھم ویشف صدور قوم مؤمنین ویذھب غیظ قلوبھم ویتوب اللہ علی من یشاء واللہ علیم حکیم (توبہ رکوع ۲)

وہ کافروں کے لئے عذاب ہی تھا جس کے آنے کے علاوہ اور اغراض کے دو غرضیں یہ بھی تھیں۔ ایک یہ کہ مومنوں کے غلبہ اور کافروں کی مغلوبیت اور شکست کی جو پیشگوئیاں جیسے کہ قبل از وقت سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ (القمر) اور جُنْدٌ مَّا ھُنَالِکَ مَھْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ (ص) کے الفاظ میں مکی سورتوں میں شائع کی گئیں۔ ان کے پورا ہونے سے خدا کی نصرت کے وعدوں کی صداقت ظاہر ہو۔ اور اس سے مومنوں کے دلوں میں جو کفار کی تکالیف کے احساس سے انقباض تھا۔ وہ انشراح صدر سے بدل جائے۔ پھر ان نشانوں سے جو پیشگوئیوں اور وعدوں کے ظہور سے جلوہ نما ہوں۔ بعض لوگ جو کفار سے سعید الفطرت ہیں (جیسے خالد۔ عکرمہ۔ ابوسفیان وغیرہ) جو انہیں جنگوں کے سلسلہ میں آخر اسلام کو قبول کرنے والے ہوئے۔ خدا تعالیٰ ان پر رجوع برحمت ہو۔ اور خدائے علیم و حکیم نے اپنے علم اور حکمت کے رو سے کفار کی طاقت کو توڑنے کے لئے بعض کفار کو ہلاک اور بعض کو آخر فتح مکہ کے موقعہ پر اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ تو قوم کفار کے لئے جنگ کو عذاب قرار دے کر اگر بعض کو ہلاک کیا گیا۔ تو بعض کے لئے کا رشتہ داروں کی ہلاکت کا صدمہ۔ اور دل میں عجز و انکسار اور بے کسی اور بے بسی کے اثرات پیدا ہو کر آخر انہیں اس حد تک پہونچانے والے ہوگئے۔ کہ شرک کی ظلمتوں میں جو توحید اور صداقت اسلام انہیں پہلے نظر نہ آتی تھی۔ اب نظر آنے لگ گئی۔ اب ان جنگوں کے سلسلہ میں جو عذاب ان اسلام کو قبول کرنے والے کفار کو ہوتا رہا۔ ہر جنگ کا عذاب انہیں اسلام کے قریب لانے کی ایک منزل یا ایک کڑی یا ایک سیڑھی تھی۔ جو درجہ بدرجہ انہیں اسلام کے قریب لا کر آخر اسلام میں داخل کر گئی۔ اور اس صورت میں وہ خدا جس نے ان اسلام کو قبول کرنے والوں کو اسلام قبول کرنے کی توفیق دی۔ اس کی طرف سے ان کے لئے یہ جنگیں اور عذاب کی منزلیں اور کڑیاں معارج کا حکم رکھتی تھیں۔ جن کے توسط سے خدا ان کے لئے ذی المعارج کی شان میں جلوہ نما ہوا ۔

پس اسی طرح جہنم کا عذاب خدائے ذی المعارج کی طرف سے کفار معذبین کو درجہ بدرجہ خدا کی طرف کھینچنے والا۔ اور ان کے کفر و شرک کے ظلماتی پردوں کو پھاڑتا ہوا جہنم میں عذاب کی آخری منزل پر خدا اور اس کی کامل توحید کا شناسا بنانے والا ہے۔ جس کے لئے آخر وہ جھکنے والے ہوں گے۔ اور خدا ان پر رحم کرنے والا ہوگا۔ اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو رحمۃ للعالمین ہیں۔ فتح مکہ کے موقعہ پر حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح ظالمانہ سلوک سے پیش آنے والے بھائیوں سے بجائے انتقامی جذبہ کو عمل میں لانے کے اَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ فرما کر انہیں معاف کر دیتے ہیں۔ تو حضرت خیر الراحمین اور خیر الغافرین کا رحم اور عفو کیا حضرت رحمۃ للعالمین سے کم ہوگا۔ کہ اس کی طرف سے بعض مستحقین رحم و عفو سے محروم ہونگے۔ پس آخرت اور حشر کا مسئلہ رسولوں اور خصوصاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کے حاشر ہونے سے ان کا دور رسالت خود حشر کا نمونہ تھا۔ خدائے ذی المعارج کے عذاب اور طوالت یوم عذاب کو حل کرتا ہے۔ اور بطریق حکمت حل کرتا ہے ۔

ایک حل طلب سوال

سورۂ معارج کی آیات مرقومہ جو ابتدا مضمون میں نقل کی گئی ہیں ان میں فقرۂ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِیْلًا اِنَّھُمْ یَرَوْنَہٗ بَعِیْدًا وَّنَرٰہُ قَرِیْبًا کے متعلق سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب پچاس ہزار سالہ مدت کا عذاب یوم الحساب اخروی کے بعد جہنم کے ذریعہ واقعہ ہونے والا تھا۔ تو اس لمبی مدت عذاب کے متعلق فقرہ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِیْلًا اور اِنَّھُمْ یَرَوْنَہٗ بَعِیْدًا وَّنَرٰہُ قَرِیْبًا کے ذکر کرنے کا کیا مطلب اور کیا نسبت۔ تو جواباً اس کے متعلق یہ عرض ہے۔

چونکہ عذاب کے لئے مَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا اور مَا کَانَ رَبُّکَ مُھْلِکَ الْقُرٰی حَتّٰی یَبْعَثَ فِیْٓ اُمِّھَا رَسُوْلًا کے دستور کے مطابق قومی عذاب سے پہلے کسی رسول کا خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیا جانا ضروری ہے خواہ وہ عذاب دنیوی ہو یا اخروی اور جب تک رسول کے ذریعہ لوگوں کو آگاہ نہ کیا جائے۔ خدا تعالیٰ عذاب واقع نہیں فرماتا۔ اور رسول کے مبعوث ہونے کے بعد دنیا میں جو سلسلۂ عذاب شروع ہوتا ہے۔ اسی سلسلہ میں اخروی عذاب بھی وقوع میں آتا ہے۔ اس لئے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث فرمائے گئے۔ اور آپ کی طرف سے اتمام حجت ہونے کے بعد دنیا میں عذابوں کے وقوع کا سلسلہ شروع ہوا۔ تو پہلے دنیا کے عذاب سے ہی اس کا آغاز ہوا۔ اور پھر دنیا میں جو عذاب کافروں پر آنے والا تھا۔ اور کافروں کے پُر زور فتنہ کو مٹانے والا تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حسب وعدہ الٰہی اس کی انتظار میں تھے۔ کہ کب وہ عذاب کفار کی شرارتوں کو دور کرکے مومنوں کے لئے خدا کی نصرت کا جلوہ دکھانے والا ہوگا۔ لیکن چونکہ اس کا وقوع اتمام حجت کے دستور کو چاہتا تھا۔ اس لئے فرمایا۔ فَاصْبِرْ کہ صبر کر۔ یعنی اتمام حجت کے وقت تک صبر کر اور صبر کو صبر جمیل کی صفت سے متصف فرما کر ذکر کیا۔ جو اس غرض کے لئے تھا۔ کہ بعض لوگ تکلیف پہونچنے پر بجائے صبر کے جزع فزع کرتے ہیں۔ اور بعض صرف خاموشی دکھاتے اور منہ سے کوئی بات نہیں نکالتے۔ جس سے تکلیف کی شکایت ظاہر ہوتی ہو۔ اور بعض تکلیف کی وجہ سے اس کام کو جو تکلیف کا باعث ہو چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ لیکن صبر جمیل ان سب حالتوں سے بالا حالت اور شان رکھتا ہے۔

اور دشمنوں اور کافروں کی تکلیف پر صبر کرنے کے ساتھ ان کے تکلیف دینے کی وجہ سے ان سے ہمدردی اور احسان کے سلوک کو بند نہ کرنا بلکہ جاری رکھنا۔ چنانچہ اسی طرح کے صبر جمیل کے نتیجہ میں باوجودیکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کافروں اور دشمنوں کی طرف سے تکلیفیں پہونچتی رہیں۔ لیکن آپ نے حسن سلوک اور ہمدردی کرنے کے لحاظ سے اس رحمت کی وجہ سے جو آپ کی فطرت کا خاصہ تھا۔ کبھی بھی دریغ نہ فرمایا۔ اور آخر فتح مکہ کے موقعہ پر جو انتقام کے لئے بہترین موقعہ تھا اور تمام دشمنوں کا گروہ پابزنجیر حالت کے مشابہ آپ کے سامنے پیش ہوا تھا۔ آپ نے مدت کی تکلیفوں کے پُر صدمات خیال کو دل سے بھلاتے ہوئے اپنی ہمدردی اور شفقت کے جذبات سے کام لینا پسند فرمایا۔ اور دشمنوں کو آزاد کر دیا ۔

پس یہ صبر جمیل ہے جس کا نمونہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دشمنوں اور کافروں کی ہر طرح کی تکلیفوں کے بالمقابل آخر وقت تک دکھایا۔ اور اسی صبر جمیل کے باعث خدائے ذی المعارج نے آپ کے لئے انہی تکالیف کو آپ کی ترقیات کا معراج بنا دیا اور خدا تعالیٰ نہ صرف آپ کے صبر جمیل سے آپ ہی کے لئے ذی المعارج کی شان دکھانے والا ہوا۔ بلکہ آپ کے دشمن کافروں کو بھی درجہ بدرجہ اسلام کے قریب لانے کے لئے ذو المعارج ہونے کی تجلی دکھائی۔ اور جس عذاب کو کفار اسباب کے لحاظ سے اپنی طاقت اور اپنے جتھے کے بل پر بعید از قیاس سمجھتے تھے۔ اس کا سلسلہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکی زندگی کی پیشگوئیوں کے مطابق بعد واقعہ ہجرت مدنی زندگی میں شروع ہوگیا اور جسے کفار بعید از قیاس اور دور از امکان سمجھتے تھے۔ خدا تعالیٰ نے قریب کرکے دکھا دیا۔ اور سورۂ معارج میں جو مکی سورت ہے جس طرح اس میں فرمایا تھا۔ کہ اِنَّھُمْ یَرَوْنَہٗ بَعِیْدًا وَّنَرٰہُ قَرِیْبًا اس کی عذاب کے ذریعہ جو جنگوں کی صورت میں وقوع میں آیا۔ تصدیق ہوگئی اور جس طرح دنیا کے قریب عذابوں کے واقعہ ہونے سے قرآنی وعدے اور پیشگوئیاں سچی ثابت ہوئیں اسی طرح عالم آخرت کا وہ عذاب جو فِیْ یَوْمٍ

ڈیرہ غازیخان میں ایک احمدی کے خلاف تنسیخ نکاح کا مقدمہ

مدعیہ کے گواہ مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دربھنگی کا بیان

احباب کو معلوم ہے۔ کہ ڈیرہ غازیخان میں غیر احمدیوں کی طرف سے ایک مقدمہ تنسیخ نکاح کے لئے دائر ہے جس کی بناء اس امر پر رکھی گئی ہے۔ کہ احمدی مسلمان نہیں۔ مدعیہ کی طرف سے۔ دسمبر ۳۹ء میں مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دربھنگی اور مولوی محمد چراغ صاحب گوجرانوالہ کی شہادت ہوئی۔ جس پر خاکسار نے جرح کی۔ بیانات اور جواب جرح ہمارے بعض احباب نے قلمبند کر لئے تھے۔ مدعیہ کی طرف سے وکلاء لالہ رست بھوشن صاحب آریہ سماجی اور مولوی محمد ایوب صاحب پلیڈر اور مولوی ابوالوفا صاحب شاہ جہانپوری مختار خاص ہیں۔ مدعا علیہ کی طرف سے وکیل ملک عزیز محمد صاحب احمدی پلیڈر اور مختار خاص خاکسار ہے۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

میں نے اپنی تعلیم دیوبند سکول میں مکمل کی ہے۔ جہاں تمام دنیا کے مسلمان آتے ہیں۔ اور دینی تعلیم پاتے ہیں۔ میں نے ۱۳۰۸ھ میں تعلیم مکمل کی تھی۔ جس پر پچاس برس ہو گئے ہیں۔ دینی تعلیم کی تکمیل کے بعد میں دیوبند سکول میں معلم بن گیا اور تعلیم دیتا رہا۔ کچھ عرصہ کے لئے میں اس سکول کا مینیجر بھی رہا۔ میں اُن طلباء کو جو دیوبند میں تعلیم پاتے ہیں۔ سندات بھی جاری کرتا رہا۔ ایسی سندات کی تعداد ہزار سے زیادہ تھی۔ میں فتویٰ بھی دیا کرتا تھا۔ گذشتہ پچاس سال میں۔ میں مذہبی تعلیم دیتا رہا ہوں۔ میں نے دوسرے مذاہب کا بھی مطالعہ کیا ہے۔ میں نے احمدی سلسلہ کی کتابیں بھی پڑھی ہیں۔ اور میں نے کئی کتابیں لکھی بھی ہیں۔ کئی کتابیں احمدیہ مذہب کے متعلق بھی لکھی ہیں۔ جو لوگ مولوی فاضل یونیورسٹی سے پاس کرتے ہیں۔ ان میں اور ان طلباء میں جو مدرسہ دیوبند میں پڑھتے ہیں۔ بڑا فرق ہے اول الذکر علم دین سے ناواقف ہوتے ہیں۔ اور دوسرے یعنی دیوبند میں پڑھنے والے واقف ہوتے ہیں۔

احمدیوں اور غیر احمدیوں میں فرق

احمدیوں اور غیر احمدیوں کے اسلام میں بہت فرق ہے۔ احمدی اپنے تئیں مسلمان کہتے ہیں۔ مگر وہ مسلمان نہیں ہیں۔ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں اصول فرق ہیں۔ فروعی نہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب کے نزدیک جو شخص انہیں نبی نہیں مانتا یا ان کا مرید نہیں وہ مسلمان نہیں دیکھو انگریزی بٹ ۲ یعنی کتاب آئینہ صداقت ص۸۶۔ آئینہ صداقت مرزا غلام احمد صاحب کی لکھی ہوئی کتاب ہے پھر کہا کہ مرزا محمود احمد صاحب کی لکھی ہوئی ہے۔ جو مرزا صاحب کے لڑکے ہیں اور احمدیوں کے موجودہ خلیفہ ہیں۔

ضروریات دین

جو مسلمان ضروریات دین میں سے کسی کو نہ مانے وہ کافر ہے۔ ضروریات دین یہ ہیں۔ (۱) خدا کو ایک ماننا (۲) قیامت کو ماننا (۳) خدا کو کامل ماننا (۴) تمام انبیاء علیہم السلام کی تعظیم کرنا اور کسی قسم کی توہین نہ کرنا۔ (۵) یہ ماننا کہ مخلوقات عالم کو خدا نے بنایا ہے۔ اور اس سے پہلے کچھ نہ تھا۔ (۶) یہ کہ مردے قیامت کے دن اٹھیں گے اور اپنے اعمال کا جواب دیں گے۔ (۷) یہ ماننا کہ خدا ہر ایک کو جاننے والا ہے۔ اور کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں۔ (۸) یہ یقین رکھنا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آخر الانبیاء ہیں اور آپکے بعد کوئی نبی نہیں آوے گا۔ (۹) یہ ماننا کہ اسلام کامل اور مکمل ہے۔ (۱۰) یہ یقین رکھنا کہ قرآن کتاب اللہ ہے۔ اسے اول سے آخر تک ماننا۔ (۱۱) متواتر حدیث کو ماننا۔ (۱۲) اجماعِ امت کا ماننا۔

احمدیوں کے خلاف فتویٰ

احمدی زبان سے کہتے ہیں کہ خدا ایک ہے مگر وہ درحقیقت خدا کو ایک نہیں مانتے اسی طرح دوسرے اصول دین یعنی بیان کردہ ضروریاتِ دین کو مانتے ہیں۔ مگر ویسے وہ نہیں مانتے۔ پرانے مسلمان ان اصول کی جو تفسیر کرتے تھے احمدی اس تفسیر سے مختلف تفسیر کرتے ہیں۔ احمدیوں کی تفسیر تیرہ سو سال کے مسلمانوں سے مختلف ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے تئیں نبی کہا ہے اس لئے میں انہیں کافر کہتا ہوں مرزا صاحب نے پہلے خود فرمایا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ اور پھر خود دعویٰ نبوت کر دیا۔ لہذا وہ کافر ہیں۔ ہم مانتے ہیں۔ اور مرزا صاحب بھی مانتے ہیں۔ کہ عیسیٰ واپس بطور نبی کے آئیگا۔ وہ نبی کریم کا تابعدار ہوگا۔ مگر عہدہ نبوت کا نہیں رکھے گا۔ ابتدا میں مرزا صاحب نے محدث ہونے کا دعویٰ کیا۔ پھر کہا کہ مسیح فوت ہو گئے۔ اور چونکہ وہ واپس نہیں آئیں گے لہذا کوئی اور شخص مسیح کی صفات لے کر آئیگا۔ پھر کہا کہ میں ہی مثیلِ مسیح ہوں۔ پھر کہہ دیا۔ کہ میں مسیح سے ہر شان میں افضل ہوں۔ جب لوگوں نے مان لیا پھر مرزا صاحب نے کہا۔ کہ میں نبی ہوں مرزا صاحب نے کہا ہے کہ میں تو صرف ظلی اور بروزی نبی ہوں اور یہ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ ظلی اور بروزی کے الفاظ سے مرزا صاحب کا مطلب یہ ہے۔ کہ انہوں نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہر رنگ میں تابعداری کرنے کے باعث نبوت حاصل کی ہے۔ اور چونکہ پہلے انبیاء نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے نبی نہیں بنے تھے۔ اس لئے ان کے واپس آنے سے خاتم النبیین کی مہر ٹوٹتی ہے۔ مرزا صاحب نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ چونکہ میں نے نبوت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل کی ہے۔ اسی وجہ سے میرے آنے سے ختم نبوت کی مہر نہیں ٹوٹتی۔

مرزا صاحب کے اس بیان سے میرے نزدیک محمد رسول اللہ کی توہین لازم آتی ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب نے محمد رسول اللہ کے سوا باقی تمام انبیاء سے بڑھ کر ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ مرزا صاحب نے پھر حقیقی نبی ہونے کا بھی دعویٰ کیا ہے۔ پہلے مرزا صاحب کہتے تھے میں نبی ہوں مگر بغیر شریعت کے۔ لہذا حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ہیں مگر بعد میں انہوں نے کہا کہ میں شارع نبی ہوں۔ مرزا صاحب نے کہا ہے۔ کہ جو شخص یہ کہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہیں وہ کافر ہے۔ نیز کہا کہ جو کہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی نہیں آئے گا۔ وہ کافر ہے۔ مرزا صاحب نے کہا ہے۔ کہ اور نبی بھی آئیں گے۔ مرزا صاحب نے کہا ہے کہ محمد رسول اللہ ہزار بار دنیا میں تشریف لائے ہیں۔ لہذا مرزا صاحب کافر ہیں۔ کیونکہ یہ عقیدہ تناسخ کا عقیدہ ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب نے ایک جگہ یہ کہا ہے۔ کہ میں عین محمد ہوں۔ لہذا وہ کافر ہیں۔ مرزا صاحب نے وحی کا دعویٰ کیا ہے۔ اور اپنی وحی کو قرآن اور دوسری الہامی کتب کے برابر سمجھتے ہیں۔ مرزا صاحب نے اپنی وحی کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ وہ نماز میں پڑھی جائے۔ مرزا غلام احمد صاحب نے حضرت مسیح کی توہین کی ہے۔ لہذا وہ کافر ہیں۔ انہوں نے سب نبیوں کی توہین کی ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ سوا لاکھ نبی ہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب نے شریعت کو بدلا انہوں نے کہا کہ جہاد حرام ہے۔ جہاد کے معنے خدا کی راہ میں ہتھیاروں سے لڑنا ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب نے کہا ہے۔ کہ جو چندہ نہ دے۔ وہ کافر ہے۔ لہذا شریعت کو بدلا۔ مرزا صاحب نے کہا ہے۔ کہ احمدی عورت کا غیر احمدی مرد سے نکاح جائز نہیں۔ یہ شریعت کو بدلا ہے۔ کیونکہ غیر احمدیوں کو کافر کہا ہے۔ انگریزی بٹ ع۳ قرآن مجید کی آیت فلا و ربک لا یؤمنون پیش کرتا ہوں۔ اس کا ترجمہ انگریزی بٹ ع۴ ہے۔

اگزبٹ ۵ شرح مقاصد اور اگزبٹ ۶ اس کے صفحہ ۲۶۹ کا ترجمہ ہے۔ شرح مقاصد علامہ تفتازانی کی لکھی ہوئی ہے۔ اس کتاب کا دوسرا حوالہ اگزبٹ ۷ اور اس کا ترجمہ ۸ ہے۔ شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۸۹ کا اقتباس اگزبٹ ۹ اور اس کا ترجمہ ۱۰ ہے۔ یہ حوالہ جات بتلاتے ہیں کہ مسلم اور کافر اور مرتد کون ہے۔ ایک مسلمان عورت کسی کافر سے شادی نہیں کر سکتی۔ اور کوئی کافر کسی مسلم عورت سے شادی نہیں کر سکتا اس کے لئے اگزبٹ ۲۷ قرآنی آیت جس کا ترجمہ اگزبٹ ۲۸ ہے پیش کرتا ہوں۔ اہل قبلہ وہ ہے جو تمام ضروریات دین کو مانے غیر مسلم کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) وہ جو پیدائشی غیر مسلم ہوں (۲) عیسائی اور یہودی (۳) مرتد از اسلام۔ یہ تینوں قسم کے لوگ کافر ہیں۔ مرتد کے احکام علیحدہ ہیں۔ ضمیمہ چشمۂ معرفت ص ۱۸ اگزبٹ ۲۸ میں موجود ہے۔ کہ کسی نبی کی تحقیر کفر ہے۔ اگزبٹ ۸۳ و ۸۴ یعنی تحفہ گولڑویہ ص ۶۹ و تریاق القلوب ص ۱۵۵ کو اس کے لئے پیش کرتا ہوں۔ کہ ان سے ظاہر ہے۔ کہ مرزا صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے۔ مرزا صاحب نے حضرت مسیح کی بھی ہتک کی ہے۔ امت مسلمہ کو گمراہ قرار دیا ہے۔ جو شخص صحابہ کو کافر کہے۔ امت مسلمہ کو گمراہ قرار دے۔ وہ کافر ہے۔ یہ قرآن مجید میں مذکور ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ اور ان کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔ قریباً یکصد آیات ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔ آیات پیش کرتا ہوں۔ قریباً دوسو حدیثوں سے ثابت ہے۔ کہ آنحضرت آخری نبی ہیں۔ فہرست اس ضمن میں پیش کرتا ہوں۔ یہ بات مسلمہ ہے۔ کہ احمدی مانتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ اور غیر احمدیوں میں اصولی اختلاف ہے۔ مرزا صاحب اور موجودہ خلیفہ صاحب کے حوالے پیش کرتا ہوں۔

نیز وہ تحریریں جن میں مرزا صاحب نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر ہوں یا افضل ہوں یا دوسرے نبیوں اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی توہین کی ہے پھر اقتباسات جلسے ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کے نزدیک خدا جھوٹا ہے۔ جھوٹ بولتا رہے گا۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

شیخ محی الدین ابن عربی ایک بزرگ ہیں۔ امام عبد الوہاب۔ ملا علی قاری اور مولینا محمد قاسم نانوتوی سنیوں کے بزرگ عالم ہیں۔ مجدد الف ثانی اور مرزا مظہر جان جاناں بھی بزرگ عالم تھے۔ ان سب کا یہی عقیدہ تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ ان کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ ختم نبوت کے متعلق حوالہ جات پیش کرتا ہوں۔ نیز قرآنی آیات جن سے ظاہر ہے کہ مردے قیامت کو اٹھیں گے۔ پھر مرزا صاحب کی وہ تحریرات جن سے ظاہر ہے کہ مرزا صاحب قیامت کو نہیں مانتے۔ مرزا صاحب یہ مانتے ہیں۔ کہ مرنے کے ساتھ ہی انسان جنت و دوزخ میں چلا جاتا ہے پھر دنیا میں واپس نہیں آتا۔ مگر ہم سنی عقیدہ رکھتے ہیں۔ حضرت مسیح جسمانی طور پر آسمان پر زندہ ہیں۔ وہ قیامت سے پہلے واپس آئیں گے۔ اور پھر طبعی موت سے فوت ہوں گے۔ احمدی شیعہ سنی کو کافر سمجھتے ہیں۔ یہ بات مرزا صاحب کے حوالہ جات سے ثابت ہے۔ نیز جماعت احمدیہ کے موجودہ خلیفہ صاحب کے حوالہ جات سے بھی اسلامی شریعت کے مطابق۔ نیز احمدیوں کے نزدیک بھی احمدی مرد کا نکاح مسلم عورت سے ناجائز ہے۔ احمدی یقین کرتے ہیں کہ خاتم النبیین کے معنی ہیں وہ آخری نبی جو سب کے بعد آخری شریعت لانے والا ہو۔ ہم بھی ایمان لاتے ہیں کہ خاتم النبیین لفظ کے یہ معنی ہیں کہ وہ نبی جو آخری شریعت لائے۔ لیکن مرزا غلام احمد صاحب نے بعد ازاں دعوٰے کیا کہ وہ شریعت لانے والے نبی ہیں۔ یہ

ان کی تحریرات پیش کردہ سے ظاہر ہے۔ ہر حقیقی نبی کے لئے شریعت لانا ضروری ہے۔ شریعت کے معنے خدائی احکام کے ہیں۔ الہامی کتاب لانا ضروری نہیں۔

بجواب جرح کہا

حدیث کے مطابق مسلمانوں کے ۷۳ فرقے ہو چکے ہیں۔ ایک فرقہ کے لوگ ان میں سے اپنے آپ کو اہلحدیث کہتے ہیں۔ لیکن میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ مسلمان ہیں یا نہیں۔ اگر کوئی شخص قبر پر سجدہ کرے اور دعا مانگے۔ کہ اس کی حاجت روائی کی جائے۔ اگر وہ یہ عقیدہ رکھتا ہو۔ کہ فوت شدہ بزرگ اس کی مدد کر سکتا ہے یا اس کی دعا قبول کر سکتا ہے۔ تو وہ کافر ہے۔ مشرک اسے کہتے ہیں جو اعتقاد رکھتا ہو۔ کہ خدا کی کسی صفت میں کوئی اس کا شریک ہے۔ یا خدا کی ذات میں کوئی شریک ہے۔ میں مولوی ثناء اللہ امرتسری کو جانتا ہوں وہ اہل حدیث فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ مجھے مولوی ثناء اللہ کے عقاید کا علم نہیں۔ میں نے مولوی ثناء اللہ صاحب سے مذہبی مناظرہ کیا ہے۔ وہ "اہلحدیث" اخبار کے ایڈیٹر ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب فتوے دیا کرتے ہیں۔ میں اپنے فتوے کی بنیاد فقہ حنفیہ پر رکھتا ہوں۔ یا اُن کی کتابوں پر جو حضرت امام ابو حنیفہ نے لکھی ہیں۔ میں نے کہا کہ قرآن مجید ایک مکمل کتاب ہے۔ اور وہ بعض اصول کی تفصیل پر مشتمل نہیں ہے۔ اسلام اور ایمان کی مکمل تعریف قرآن مجید میں مذکور ہے قرآنی آیات اگزبٹ ۳۶۰ ایمان کی تعریف پر حاوی ہے تفصیلات دوسری آیات میں مذکور ہیں۔ اس آیات کے مطابق ایک مسلمان کا فرض ہے۔ کہ مذہبی معاملات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے دریافت کرے۔ اور جب وہ اس ارشاد نبوی کی تفسیر کے متعلق دریافت کرے گا۔ تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو ہی تلاش کرنے والا ہوگا۔

اسلام بلحاظ کلیات کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی مکمل ہو گیا تھا۔ کسی شخص کے مسلمان ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ اس کے عقاید کی رو سے ہوگا۔ ایسے عقائد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں لوگوں کو معلوم تھے جن پر ایمان کی بنیاد ہے۔ کسی شخص کے عقاید اس کے اپنے اقوال اور اعمال سے ہی معلوم ہو سکتے ہیں۔

حضرت سید اسمٰعیل پر توہین رسول کریم کا الزام

مولوی احمد رضا خانصاحب بریلوی نے لکھا تھا۔ کہ حضرت سید اسمٰعیل شہید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے میں نے اس پر کہ اگر احمد رضا خاں درحقیقت یقین رکھتا ہے۔ کہ سید اسمٰعیل شہید نے بانیٔ اسلام کی توہین کی ہے۔ اور اس نے بایں ہمہ سید اسمٰعیل شہید کے کفر کا فتوے نہیں دیا۔ تو میں احمد رضا خاں بریلوی کو کافر قرار دیتا ہوں۔ سید اسمٰعیل شہید ایک بزرگ ولی تھے۔ انہوں نے سکھوں کے خلاف جہاد کیا تھا۔ اس زمانہ میں پنجاب میں انگریزی حکومت موجود تھی۔ سید اسمٰعیل شہید نے انگریزوں کے خلاف کوئی جہاد نہیں کیا۔ ضروریات دین کا لفظ نہ قرآن میں وارد ہوا ہے۔ نہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے استعمال فرمایا ہے۔ پھر آیت قرآنی پر یقین لانا ضروریات دین میں سے ہے۔

قرآن کی آیات منسوخ ہونے کا عقیدہ

قرآن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ قرآن میں ایسی آیات موجود ہیں۔ جن کے احکام منسوخ ہو چکے ہیں۔ مجھے منسوخ آیتوں کی تعداد یاد نہیں۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ امام جلال الدین سیوطی کے نزدیک منسوخ آیتوں کی تعداد بیس ہے علماء کا اس بارے میں اختلاف ہے۔ کہ منسوخ آیات کی تعداد کتنی ہے۔ قرآن میں ایسی آیات موجود ہیں۔ جنہیں متشابہات کہا جاتا ہے۔ ایسی تمام آیات کے معنے مجھے معلوم نہیں۔

میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ کوئی ایسے علماء موجود ہیں جو ان آیات کو سمجھتے ہوں۔

حدیث آیت قرآن کو منسوخ کر سکتی ہے

متواتر حدیث قرآن کی آیت کو منسوخ کر سکتی ہے حضرت مسیح کو آسمان پر جسم کے ساتھ زندہ ماننا ضروریات دین میں سے نہیں ہے۔ اسی طرح مہدی کی آمد کا عقیدہ بھی ضروریات دین میں سے نہیں۔ ہاں حدیث میں آیا ہے کہ مہدی زمین پر آویگا مہدی کی آمد کے متعلق احادیث متواتر نہیں ہیں۔ عام معروف ہیں ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ اگر خدا چاہے تو مردے واپس آسکتے ہیں اگزبٹ ڈی ۱۹۷ یعنی حدیث کلامی لا ینسخ کلام اللہ کا ترجمہ۔ اگزبٹ ڈی ۱۹۸ درست ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ حدیث قرآن کو منسوخ نہیں کر سکتی۔ یہ جائز ہے کہ قرآن کی تفسیر کرنے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم غلطیاں کر جائیں۔ لیکن ان غلطیوں کی خدا تعالےٰ نے اصلاح کر دی تھی۔ قرآن کی آیات دو قسم کی ہیں۔ اول محکمات۔ دوسرے متشابہات۔ پھر کہا۔ کہ آیات کی تیسری قسم بھی ہے یعنی وہ آیات جو نہ محکمات ہیں نہ متشابہات ہیں۔ قرآن مجید میں یہ مقرر ہو چکا ہے کہ کافروں کو جزیہ ادا کرنا پڑیگا لیکن حدیث میں آیا ہے کہ یہ جزیہ اسی وقت تک ادا کیا جائے گا جب تک مسیح آسمان سے واپس نہ آئیں گے جب حضرت مسیح واپس آئیں گے تو کافروں سے کہا جائے گا کہ یا تو اسلام قبول کرو ورنہ تم قتل کر دئے جاؤ گے۔ احادیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سو سال کے بعد لکھی گئی ہیں بعض اس سے بھی بہت پیچھے قرآن کریم میں بالصراحت مذکور ہے کہ اگر کوئی شخص مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہو جائے تو نہ وہ اپنی جائداد کا مالک ہوگا نہ اپنی بیوی کا خاوند ہوگا۔ حدیث کی مستند اور معتبر کتابیں حسب ذیل ہیں۔ (۱) بخاری (۲) مسلم (۳) ابو داؤد (۴) نسائی (۵) ابن ماجہ (۶) ترمذی۔ ان میں سے پہلی دو زیادہ معتبر ہیں ان کتابوں میں بعض ایسی حدیثیں بھی ہیں جو ضعیف اور مشتبہ ہیں۔ میں ایسی ضعیف حدیثوں کی تعداد نہیں بتا سکتا۔ میری طرف سے اگزبٹ کروائی ہوئی آیات کا ترجمہ بعض جگہ میرا اپنا ہے اور بعض جگہ شاہ رفیع الدین شاہ عبدالقادر اور مولوی اشرف علی تھانوی کا ہے۔ شاہ رفیع الدین کا ترجمہ مستند ہے۔ حدیث ایک حدیث ایسی ہے جو کہ راویوں نے نسلاً بعد نسل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے الفاظ میں روایت کی ہے محدثین سے میری مراد صحابہ تابعین اور دوسرے راوی ہیں جنہوں نے حدیث بیان کی۔

حضرت عیسیٰ ع کی آمد

جب حضرت عیسیٰ آئیں گے۔ تو کوئی نیا حکم جاری نہ کریں گے۔ وہ صرف قرآن شریف کی پیروی کریں گے۔ اگر قرآن کی پیروی نہ کریں گے تو کافر ہو جائیں گے۔ جب مسیح واپس آئیں گے تو نبی ہونگے لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والے ہونگے۔ حضرت عیسیٰ ایک خاص وقت کے لئے بنی اسرائیل کی طرف رسول تھے۔ چاروں خلفاء میں سے کسی نے بھی ضروریات دین کے متعلق کوئی کتاب نہیں لکھی۔ ان دنوں کتابیں نہیں لکھی جاتی تھیں۔ "اجماع" سے مراد وہ رائے ہے جو صحابہ یا تابعین یا تبع تابعین یا مجتہدین ظاہر کریں مجتہدین سے میری مراد قرآن و حدیث جاننے والے علماء ہیں۔

اجماع کیا ہے

مسلمانوں کا جو فیصلہ کامل اتفاق کے ساتھ ہو وہ اجماع ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی اکثریت کی رائے اجماع امت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے بھی ان کی رائے کو ترجیح ہوگی جو مجتہدین ہیں۔ آنحضرت کے صحابہ میں سے اگر کوئی کسی اجماع کو نہ مانے تو وہ مجتہد نہیں ہوگا بلکہ کافر ہوگا حضرت ابو ہریرہ رض ادنیٰ درجہ کے مجتہد تھے صحابہ کا پہلا اجماع مسیلمہ کذاب کے قتل پر ہوا۔ خلیفہ اول حضرت ابو بکر نے حکم دیا تھا کہ مسیلمہ کو قتل کر دیا جائے۔ ابو بکر پہلے اجماع سے بھی پہلے خلیفہ منتخب کئے گئے تھے۔ وہ انتخاب اجماع سے تھا جس سے حضرت علی مستثنیٰ ہیں۔ باقی مجتہدین نے حضرت ابو بکر کو پہلا خلیفہ منتخب کیا۔ حضرت علی چند دن کے بعد اس اجماع میں شامل ہو گئے۔ جب تک وہ شامل نہ ہوئے تھے حضرت ابو بکر کی خلافت پر اجماع نا تمام تھا۔ لیکن اب وہ اجماع مکمل ہے۔

شیعوں کے خلاف کفر کا فتویٰ

اب جو شخص حضرت ابو بکر کو خلیفہ نہ مانے وہ کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج اور اس کا نکاح مسلم عورت سے ناجائز ہے۔ جب مرزا صاحب نے محدث ہونے کا دعویٰ کیا تھا تب میں نے کوئی فتویٰ نہیں دیا۔ ہاں جب انہوں نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا تو میں نے یہ فتویٰ دیا کہ وہ کافر ہیں۔ مرزا صاحب نے اپنی کتاب "ازالہ اوہام" میں صرف محدث ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ علماء نے مرزا صاحب پر کفر کا فتویٰ "ازالہ اوہام" کے لکھے جانے سے پہلے لگایا۔ یا بعد میں۔ مجھے وہ سن یاد نہیں جس میں مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔

توہین آمیز الفاظ سے حضرت مسیح کی توہین نہیں ہوئی

میں مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی کو جانتا ہوں انہوں نے بعض کتابیں لکھی ہیں وہ سُنّی تھے۔ انہوں نے ایک کتاب "اظہار الحق" لکھی ہے یہ کتاب ان الزامات کے جواب میں ہے جو عیسائیوں نے اسلام پر لگائے۔ پیش کردہ تحریر اس کتاب کے صفحہ ۲ کا درست اقتباس ہے جس میں یہ ذکر ہے کہ حضرت مسیح نے شراب پی تھی۔ میرے نزدیک اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ مصنف کتاب نے حضرت عیسیٰ کی توہین کی ہے کیونکہ اس نے تو عیسائیوں کی اپنی بعض کتابوں کا بیان نقل کیا ہے اور خود مصنف نے یہ بات حضرت عیسیٰ کے خلاف الزام کے طور پر ذکر نہیں کی۔ مصنف نے اپنی کتاب میں واضح کر دیا ہے کہ خوب سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ اقتباس وہ درج کرتا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ان کو درست بھی مانتا ہے۔ یہ امر صفحہ ۲۱ سے ظاہر ہے۔ صفحہ ۲۱ والا حوالہ جو مسیح کی توہین کرتا ہے۔ مصنف کی اپنی طرف سے نہیں دیا گیا۔ جیسا کہ کتاب کے مقدمہ سے ظاہر ہے مصنف نے یہ بیان دوسری کتابوں بائیبل وغیرہ سے نقل کیا ہے یہ امر مصنف نے خود نہیں لکھا پھر کہا کہ جہاں تک میں جانتا ہوں۔ عیسائیوں کے ہاں شراب پینا منع نہیں

چند اور کتابوں کے حوالے

میں نے شرح فقہ اکبر پڑھی ہے وہ ایک مستند کتاب ہے لیکن یہ ممکن ہے کہ مصنف نے رائے دینے میں کہیں غلطی کی ہو اگزبٹ ڈی ۲۰۱ جو شرح فقہ اکبر کے صفحہ ۲۷ پر موجود ہے درست ہے اور اس کا ترجمہ اگزبٹ ڈی ۲۰۲ بالکل صحیح ہے۔ اگزبٹ ڈی ۲۰۳ کشتی نوح کے صفحہ ۱۶ پر موجود ہے۔ کشتی نوح حضرت مرزا صاحب کی تصنیف ہے۔ اگزبٹ ڈی ۲۰۴۔ مرزا صاحب کی کتاب "ترغیب المومنین" صفحہ ۱۹ حاشیہ پر موجود ہے اور اگزبٹ ڈی ۲۰۵ اس کا درست ترجمہ ہے۔ مرزا صاحب نے ایک کتاب "چشمہ مسیحی" لکھی ہے۔ اگزبٹ ڈی ۲۰۶ چشمہ مسیحی کے ٹائیٹل پیج پر موجود ہے مرزا صاحب نے "ست بچن" نامی کتاب بھی تصنیف کی ہے میں نے بائیبل کو نہیں پڑھا۔ لیکن عیسائیوں سے مذہبی مباحثہ کیا ہے۔ اگزبٹ ڈی ۲۰۷ کتاب "ست بچن" کے صفحہ ۱۶ پر مذکور ہے اس عبارت میں جو لکھا گیا ہے وہ بائیبل کے حوالہ جات کے ساتھ لکھا گیا ہے اگزبٹ ڈی ۲۰۸ بھی اسی کتاب کے اسی صفحہ پر موجود ہے۔

مولوی محمد قاسم صاحب کا حوالہ

مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی نے "ھدیۃ الشیعہ" کتاب لکھی ہے مولوی صاحب میرے لئے معتبر حجت ہیں۔ اگزبٹ ڈی ۲۰۹ ہدیۃ الشیعہ کے صفحہ ۳۰ کا صحیح اقتباس ہے۔ مذہبی مباحثات میں مخالفین کے اعتراضات کے جواب دو طریق پر دئے جا سکتے ہیں۔ (۱) تحقیقی جواب (۲) الزامی جواب۔ تحقیقی جواب سے وہ قسم مراد ہے جبکہ جواب دینے والا ان اپنے عقیدہ

سے تعلق براہِ راست جواب دیتا ہے۔ الزامی جواب سے وہ جواب مراد ہے جس میں جواب دیتے وقت انسان مخالف کے اعتقادات کے مطابق بیان کرتا ہے۔ اور خود اس پر اعتقاد نہیں رکھتا از روئے شریعت اسلام مذہبی مباحثات میں دونوں قسم کے جوابات دینے جائز ہیں۔ اگزبٹ ڈی ۲۱۲ و ۲۱۱ کتاب "ہدیۃ الشیعہ" کے صفحہ ۲۵۰ و ۲۵۲ پر مذکور ہیں۔ اس جگہ مصنف نے اقرار کیا ہے کہ انبیاء دو قسم کے ہوتے ہیں۔ اول جو شریعت لاتے ہیں۔ دوسرے جو شریعت نہیں لاتے۔ میرے نزدیک ان اقتباسات میں شریعت سے مراد الہامی کتاب ہے حضرت موسٰیؑ اور حضرت عیسٰےؑ علیہما السلام کے درمیان بہت سے نبی گزرے ہیں۔ وہ سب موسٰےؑ کی شریعت کی پیروی کرتے تھے میں شریعت سے مراد خدا کا حکم لیتا ہوں۔

نبی کی ڈاڑھی کھینچنا

اگر کوئی مسلمان کسی نبی کی داڑھی پکڑ کر کھینچے تو وہ شخص نبی کی توہین کرنے والا ہوگا۔ بجز اس صورت کے کہ ایسا کرنے والا نبی کا باپ یا اس کا بڑا بھائی یا اس کا استاد ہو۔ یہ جائز ہے کہ نبی کا استاد ہو حضرت ہارونؑ بلحاظ عمر کے حضرت موسٰےؑ سے بڑے تھے۔ لیکن حضرت موسٰےؑ کو بلحاظ پوزیشن حضرت ہارونؑ پر فضیلت حاصل تھی۔ حضرت ہارونؑ حضرت موسٰےؑ کی دعاؤں سے نبی بنے تھے۔ اگزبٹ ڈی ۲۱۸ میں لفظ "حضرت امیر" سے مراد حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ ہیں۔ مصنف یعنی مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی نے یہ عبارت لکھ کر حضرت علیؓ کی کوئی ہتک نہیں کی۔ اور نہ کسی نبی کی توہین کی ہے میں نہیں کہہ سکتا کہ "ازالہ اوہام" کے پہلے ایڈیشن کا ٹائیٹل پیج ویسا ہی ہے۔ جیسا موجودہ ایڈیشن کا۔ قرآن کی مختلف تفاسیر لکھی گئی ہیں۔ اور ان تفاسیر میں اختلافات موجود ہیں۔ شیعہ صاحبان نے قرآن کی الگ تفاسیر لکھی ہیں۔

اسلام کس طرح قبول کیا جاتا ہے

میرے ہاتھ پر کوئی ہندو یا عیسائی مسلمان نہیں ہوا۔ لیکن میں نے غیر مسلموں کو اسلام قبول کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ جب کوئی شخص اسلام قبول کرتا ہے۔ تو اُسے دو کلمے پڑھنے پڑتے ہیں۔ یعنی کلمۂ توحید اور کلمۂ شہادت۔ کلمہ توحید کا مطلب خدا کو واحد ماننا ہے۔ اور کلمہ شہادت سے مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان لانا ہے۔ اسلام قبول کرنے والے شخص کو یوں کہنا چاہیئے۔ کہ میں اللہ پر اس کی جمیع صفات کے ساتھ ایمان لایا۔ میں اس کے سب حکموں کو قبول کرونگا۔ میں فرشتوں اور الہامی کتابوں پر ایمان لاتا ہوں۔ میں سب نبیوں پر ایمان لاتا ہوں۔ تقدیر اور قیامت کے دن پر یقین رکھتا ہوں۔ جب کوئی شخص مندرجہ بالا اشیاء پر ایمان لے آتا ہے۔ تو وہ مسلمان ہو جاتا ہے۔ حدیث بنی الاسلام علی الخمس بالکل صحیح حدیث ہے۔

دیوبندیوں کے خلاف فتوے کفر

میں نے ایک کتاب بنام "انتصاف البری" لکھی ہے۔ میں نے اس میں مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی کو "نعمان زمان اور شبلی دوران" لکھا ہے۔ اس کتاب میں میں نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ مولوی احمد رضا خان نے مکہ اور مدینہ کے علماء سے مولوی محمد قاسم صاحب کے خلاف غلط اقتباسات کی بناء پر فتوی کفر حاصل کیا ہے۔ مولوی احمد رضا خان نے غلط طور پر بعض علماء دیو بند کو اللہ تعالےٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والا قرار دیکر کافر کہا ہے۔ میری کتاب "انتصاف البری" کے صفحہ ۸ پر مطبوعہ لفظ "مسیح مدنی" درحقیقت "شیخ مدنی" تھا "شیخ" کے لفظ کی بجائے "مسیح" کا لفظ چھپ گیا۔ مجھے یہ غلطی آج ہی معلوم ہوئی ہے۔

خاتم المحققین کے معنے

میں نے اس رسالہ میں مولوی محمد قاسم صاحب کو "خاتم المحققین" لکھا ہے۔ مولوی محمد قاسم صاحب سے پہلے بھی محقق گزرے ہیں۔ اور آئندہ بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور ان سے اعلےٰ قابلیت کے بھی ہو سکتے ہیں۔ مولوی محمد قاسم صاحب مقلد تھے۔ مقلد اسے کہتے ہیں جو امام کے اقوال کو بغیر دلیل کے مانے۔ مقلد کی یہ تعریف فقہ حنفی میں بیان ہوئی ہے۔ جلالین قرآن کی تفسیر ہے۔ اور معتبر ہے۔ لیکن اس میں غلطیاں ہو سکتی ہیں۔ امام ابو حنیفہ بھی غلطی کر سکتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ اور امام شافعی میں بہت سے امور میں اختلاف ہوا ہے۔ لیکن وہ جزئیات میں ہوا ہے۔ کلیات میں نہیں۔

(باقی)

پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کی جدید فہرست رائے دہندگان کے متعلق اعلان

۱۔ عام اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے علاقہ وار حلقہ ہائے نیابت کی جدید فہرست رائے دہندگان کی تیاری جنوری ۱۹۴۰ء کے تیسرے ہفتہ میں شروع کی جائے گی۔ یہ فہرست رائے دہندگان دو حصوں میں تیار کی جائے گی۔ پہلا حصہ اب تیار کیا جائے گا۔ اور اس کا تعلق صرف اُن رائے دہندگان سے ہوگا۔ جن کے نام کسی درخواست کے پیش کرنے کے بغیر فہرست رائے دہندگان میں درج کئے جائیں گے۔ دوسرے حصہ میں جو بعد میں تیار کیا جائے گا۔ صرف وہ رائے دہندگان شامل ہوں گے جن کے نام ان کی اپنی درخواست پر ہی درج ہو سکتے ہیں۔ ایسے رائے دہندگان میں وہ مرد اور عورتیں شامل ہیں جو مطلوبہ تعلیمی صفات رکھتے ہیں۔ اور وہ عورتیں بھی جو اپنے خاوندوں کی صفات جائیداد کی بناء پر رائے دینے کی مستحق ہیں اس لئے پبلک کو فی الحال اس قسم کی درخواستوں سے کوئی سروکار نہ رکھنا چاہیئے۔

۲۔ وہ صفات جن کی بناء پر فہرست رائے دہندگان کے حصہ اول میں جو کہ اب مرتب کیا جائے گا مستحق اشخاص کے نام درج کئے جا سکتے ہیں، مندرجہ ذیل فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں بالتفصیل درج کی گئی ہیں۔ زمینداروں کے چار حلقہ ہائے نیابت کے لئے خاص ہدایات مندرجہ ذیل فقرہ نمبر ۶ و ۷ و ۸ میں مندرج ہیں۔

۳۔ کسی رائے دہندگان کا نام ایک سے زیادہ جگہ میں درج نہیں کیا جائیگا رائے دہندگان کے نام اسی رقبہ میں درج کئے جائیں گے۔ جس میں وہ بالعموم رہائش رکھتے ہیں۔ اگر کسی رائے دہندہ کو ایک سے زیادہ مقامات میں رہائشی صفت حاصل ہے تو اُسے اس مقام کے اندراج کنندگان کو مطلع کر دینا چاہیئے۔ جہاں وہ اپنے نام کا اندراج چاہتا ہے۔

۴۔ فہرست رائے دہندگان میں اندراج نام کے لئے جو صفات درکار ہیں ان کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

اس شخص کا نام فہرست رائے دہندگان میں درج کیا جائے گا۔

(ا) جو ایسی زمین کا مالک ہو جس کا تشخیص شدہ معاملہ ۵ روپیہ سالانہ سے کم نہیں، یا
(ب) جو کسی زمین پر جس کا تشخیص شدہ معاملہ ۵ روپیہ سالانہ سے کم نہیں حق موروثیت رکھتا ہو۔ یا
(ج) جو ایسا معافیدار یا جاگیردار ہو جس کی معافی یا جاگیر ۱۰ روپے سالانہ سے کم نہیں یا
(د) جو رقبہ متعلقہ میں کم از کم ۶ ایکڑ آبپاش اراضی۔ یا کم از کم ۱۲ ایکڑ غیر آبپاش اراضی پر بحیثیت مزارعہ قابض ہو۔

(تشریح:۔ اگر کوئی مزارعہ ہر دو قسم کے اراضی پر قابض ہے۔ اور ہر دو اقسام کی اراضی کا رقبہ علی الترتیب ۶ ایکڑ اور ۱۲ ایکڑ سے کم نہیں تو اسکو حق رائے دہندگی حاصل ہوگا۔ بشرطیکہ آبپاش زمین کا کل رقبہ اور غیر آبپاش زمین کا نصف رقبہ مل کر ۶ ایکڑ سے کم نہ ہو) یا

(ہ) جو گذشتہ ۱۲ ماہ ایسی جائیداد غیر منقولہ کا مالک چلا آیا ہو۔ جس کی مالیت دو ہزار روپیہ سالانہ سے کم نہ ہو۔ یا سالانہ کرایہ کم از کم ۶۰ روپے ہو۔ اس جائیداد میں زرعی اراضی شامل نہیں۔ لیکن اس پر تعمیر شدہ مکان شامل ہے۔

تشریح:۔ اس عرصہ ملکیت میں وہ عرصہ بھی شامل ہے جس میں کوئی ایسا شخص اس کا مالک رہا ہو جس سے وہ جائیداد اس کو ورثہ میں ملی ہے۔ یا